SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, February 9, 1987.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at six of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ
الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٠﴾ وَيَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنسَانُ
عَجُولًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ
النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَ
الْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ﴿١٢﴾

ترجمہ :۔ خالق کائنات کا ارشاد ہے کہ بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور ان ایمان والوں کو جو (اس کی حقانیت پر اس کے فرمان پر یقین رکھتے ہیں اور) عمل صالح کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے (اللہ کے ہاں) بہت بڑا اجر ہے (دنیا اور آخرت کے بیشتر حقائق ان پر کھل جاتے ہیں۔) اور جو لوگ آخرت پر ایمان (رہی) نہیں رکھتے ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (اس سے ان کو دوچار ہونا پڑے گا) اور (بھول میں پڑا ہوا) انسان (اللہ سے) برائی کا بھی اسی طرح طالب ہوتا ہے جیسے بھلائی کا اور انسان تو

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, February 9, 1987.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at six of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ
الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٠﴾ وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَكَانَ الْإِنْسَانُ
عَجُولًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۖ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ
النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَ
الْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ﴿١٢﴾

ترجمہ :- خالق کائنات کا ارشاد ہے کہ بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور ان ایمان والوں کو جو (اس کی حقانیت پر اس کے فرمان پر یقین رکھتے ہیں اور) عمل صالح کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے (اللہ کے ہاں) بہت بڑا اجر ہے (دنیا اور آخرت کے بیشتر حقائق ان پر کھل جاتے ہیں) اور جو لوگ آخرت پر ایمان (ہی) نہیں رکھتے ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (اس سے ان کو دوچار ہونا پڑے گا) اور (بھول میں پڑا ہوا) انسان (اللہ سے) برائی کا بھی اسی طرح طالب ہوتا ہے جیسے بھلائی کا اور انسان تو

(حقیقت سے ناآشنا) بہت جلد باز واقع ہوا ہے اور ہم نے رات و دن کو (اپنی قدرت و حکمت کی) دو نشانیاں بنایا ہے۔ پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا، تاکہ تم (دن میں) اپنے رب کا فضل تلاش کرو (سعئی معاش) کے ساتھ اس کے کرم سے لو لگاؤ) اور برسوں کا شمار اور حساب جانو (نظر حیات مستعار پر رہے) سوچو کتنی گزر گئی، کیا جانے کتنی باقی ہے) اور ہر شے کو ہم نے تفصیل سے بیان کر دیا ہے (اگر نور ہدایت سے قلب مزین کرو گے تو یہ اجمال و تفصیل سب پا جاؤ گے، غیر کے تصور سے گریزاں ہو گے۔ خدا کی خدائی سمجھ جاؤ گے۔ خیر و شر خدا کے حوالے کرو گے۔ قضا و قدر، اللہ کی حاکمیت اس کی مصلحت سے قلب میں کوئی خلجان پیدا نہ ہوگا)

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین:۔ وقفہ سوالات، سوال نمبر ۲۴۲، شیریں دل خان نیازی،

PENSIONARY BENEFITS FOR FRONTIER CONSTABULARY

242. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state :

(a) whether the dependants of personnels of the Frontier Constabulary are given pensionary benefits etc. ; if so, whether they are *at par* with other government servants ;

(b) whether the personnels of Frontier Constabulary when deployed in an area other than the area of their primary responsibility, are given special daily allowance, if so, how much ; and

(c) the reasons for deployment of Frontier Constabulary all over Pakistan?

Syed Qasim Shah: (a) Yes, with effect from 11th December, 1985 in accordance with Liberalized Pension Rules (Army) excepting Paras 11, 13 and 14 thereof. Frontier Constabulary personnel are *at par* with Frontier Corps NWFP, and Frontier Corps Baluchistan but are

not *at par* with civilians. They are governed by the Pension Regulations for the Frontier Irregular Corps as amended from time to time.

(b) The Frontier Constabulary personnel are not allowed T.A./Special D.A./Ordinary D.A. as admissible to other civilian government servants for their deployment in an area other than that of their primary responsiblity. They are however, paid Internal Security Duty Allowance @ Rs. 3.50 per day when deployed outside an area of their primary responsibility.

(c) Section 3-A of Frontier Constabulary Act-1915 empowers the Federal Government to deploy the Frontier Constabulary in other provinces, as and when deemed necessary.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شبیر بن دل خان نیازی: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ
شہید اور فیملی پنشن، disability pension یا **pension as Shaheed**
فرنٹیئر کنسٹیبلری والوں کو ملتی ہے اگر ملتی ہے تو اس کے ریٹس کیا ہیں؟

سید قاسم شاہ: جناب والا! Libralized Pension Rules, 1977 کے پیرا ۲، ۳ اور ۸ کے جو فوائد ہیں، پنشن قواعد کے تحت وہ انکو ملتے ہیں، دیگر قواعد ان تنظیموں کو نہیں دیئے گئے۔ البتہ جب مالیات ڈویژن سے ان جوانوں کے لواحقین کے لئے ریٹائرمنٹ پنشن کے حق کے لئے درخواست کی گئی تو مالیات ڈویژن نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ سوائے پیرا ۱۱-۱۳ اور ۱۴ کے، باقی پنشن قواعد ۱۹۷۷ کا اطلاق، ۱۱ دسمبر ۱۹۸۵ سے فرنٹیئر کور، اور فرنٹیئر کانسٹیبلری کے کمیشن یافتہ عہدوں کے، علاوہ نچلے جوانوں پر بھی ہوگا۔ اس کے لئے باقاعدہ منظوری کا اجرا کر دیا گیا، جس میں فرنٹیئر کانسٹیبلری کے جوانوں کے لواحقین پنشن کی مراعات کے حقدار ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب شبیر بن دل خان صاحب۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شبیر بن دل خان نیازی: جب ایک سپاہی سندھ میں زخمی ہو جاتا ہے تو وہ نوکری کے قابل نہیں رہتا ہے، اس صورت میں اسے کتنی پنشن ملتی ہے، میں نے یہ سوال پوچھا تھا۔ اگر وہ شہید ہو جائے تو اسے کتنی پنشن ملتی ہے اور اگر وہ natural death یعنی قدرتی موت مر جائے تو اس کی فیملی کو کتنی پنشن ملتی ہے؟

جناب چیئرمین: سید قاسم شاہ صاحب۔

سید قاسم شاہ : جناب! جس طرح میں نے پڑھا ہے کہ یہ رولز کے مطابق ہی ہے اگر یہ مزید انفارمیشن مانگتے ہیں تو فریش نوٹس دیں۔

جناب چیئرمین : اس وقت آپ کے پاس انفارمیشن نہیں ہے ؟

I think what he has said is that they are entitled to family pension but he probably has no information with regard to disability pension or the rate of disability pension and for that he requires a fresh notice.

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Frontier Constabulary personnels are deployed for the last so many years and many deaths have taken place. I wanted to know whether they are entitled for disability pension when a chap gets a bullet injury and is not fit for service, will he get pension and to what amount? Because that amount is too meagre, it is less than the civilians and army. First of all, why should they not be treated as a civilian? A Police Constable in that area gets more pension and similarly injured in that area..........

Mr. Chairman: At this stage you can only elicit information and not to go into arguments. If he requires a fresh notice, I think, you kindly give him a fresh notice and ask for all this information.

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: All right Sir.

سردار خضر حیات خان : کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ یہ سول ملازمین کے برابر کیوں نہیں ہیں یعنی ان کی پنشن سول ملازمین کے برابر کیوں نہیں ہوتی ؟

جناب چیئرمین : جی شاہ صاحب ۔

سید قاسم شاہ : جناب والا ! جیسے میں نے تفصیل سے پڑھ کر سنایا ہے کہ یہ تنظیمیں جو ہیں یہ بے قاعدہ فورسز ہیں ۔ یہ فورسز فرنٹیئر کانسٹیبلری اور فرنٹیئر کور کی اصطلاح میں آتی ہیں اس لئے سیویلین کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

سردار خضر حیات خان : اگر یہ بے قاعدہ ہیں تو سول ملازمین بھی بے قاعدہ ہیں، تو پھر ان کی پنشن میں تفاوت کیوں ہے ؟

Mr. Chairman: I think, he is the Minister Incharge of the Frontier Regions he can only give you the factual information. If you are asking about the rationale philosophy or justification, as to why a particular pension is at a particular level, I think, you have to address

that question to the Minister for Finance because it is the job of Ministry of finance to fix pension and they would be in position to give you the answer.

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi.

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: I will address it to the Minister for Finance but is this a just Nizam-e-Musawat.

نظام مساوات ۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ سویلین زیادہ پنشن لیتے ہیں اور اس سروس میں جو ہیں وہ کم لیتے ہیں ۔ ابھی انہوں نے بتایا ہے کہ ۳ء۵۰ روزانہ الاؤنس ملتا ہے انٹرنل سیکورٹی میں، یہ الاؤنس کب فکس ہوا، اور کیا یہ رقم آج کے زمانے میں کافی ہے؟

سید قاسم شاہ ۔ جناب والا! صوبہ سرحد کے گورنر کی جو سفارش تھی وہ زیادہ تھی لیکن جیسا کہ آپ نے بھی ابھی کہہ دیا کہ وفاقی وزارت خزانہ نے فی الحال تین روپے پچاس پیسے منظور کئے ہیں جبکہ صوبائی حکومت کی طرف سے جو سفارش ہے وہ زیادہ تھی، اس لئے میں بھی سمجھتا ہوں کہ یہ الاؤنس کم ہوگا لیکن وسائل کے مطابق ہی فیصلہ کیا جاتا ہے اور یہ فیصلہ ہوا ہے اور اس پر مزید بھی غور کیا جائے گا ۔

جناب چیئرمین ۔ اس کے علاوہ ان کو کوئی اور مراعات ملتی ہیں جیسے راشننگ، مفت رہائش، مفت راشن وغیرہ؟

سید قاسم شاہ ۔ جی ہاں ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ وجہ ہو سکتی ہے ۔

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: But they are entitled to free accommodation at their place of duty also and they are entitled to some ration. They get 20% above to their pay that is what probably the Minister has forgotten. What I wanted to know was that Rs.3.50 per day is too little. You cannot get a cup of tea with it.

Mr. Chairman: There appears to be some mis-conception about the place of duty. These forces under the law under which they have been recruited are liable to serve anywhere in Pakistan. So the whole of Pakistan constitutes their place of duty.

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: But Sir, as a civilian, if I go to Sind I will get normal T.A./D.A. which is much more than Rs.3.50 per day.

Mr. Chairman: But you won't get any ration and you will have to pay for your accommodation, also.

Next question Pir Zulfiqar Ali Chishti.

FEDERAL SERVICE TRIBUNAL

243. ***Mr. Zulfiqar Ali Chishti:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) the names/grades of the Chairman and members of the Federal Service Tribunal, Islamabad with date of their appointment and the period for which they have been appointed;

(b) total number of appeals and applications filed before, and disposed of by, the Federal Service Tribunal, during the year 1983, 84, 85 and 1986 separately in each year;

(c) the total number of employees working in the tribunal indicating also their names, grades and date of their recruitment; and

(d) the total number of appeals pending before the tribunal indicating also the year of registration of these appeals?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Wasim Sajjad): The requisite infromation is at Annexures 'A' to 'D'.

Annexure 'A'

(a) Names/grades of the Chairman and members of Federal Service Tribunal and the date and period of their appointment.

S. No.	Name	Designation	Grade	Date of Appointment in the Tribunal	Period
1.	Mr. Justice Shah Abdur Rashid.	Chairman	22	13-09-1981	*3 Years.
2.	Mr. Muhammad Irshad Khan.	Member	21	12-09-1981	Appointment till further orders.
3.	Mr. S.A. Sayood.	Member	21	07-11-1984	3 years.
4.	Maj. Gen. Ch. A. Rehman Khan (HIM).	Member	21	01-04-1985	3 years.

*Extended for 3 years from 13-09-1984 to 13-09-1987.

Annexure 'B'

(b) Total No. of appeals and applications filed and disposed of by the Federal Service Tribunal during the years 1983, 1984, 1985 and 1986.

S. No.	Year	Appeals		Applications		Remarks
		Filed	Disposed of	Filed	Disposed of	
1	2	3	4	5	6	7
1.	1983	927	586	254	254	
2.	1984	992	931	214	214	
3.	1985	923	735	189	189	
4.	1986	1122	804	333	313	

Annexure 'C'

(c) Names/**grades** of the employees of the Federal Service Tribunal and the date of their recruitment.

S. No.	Name/Designation	Grade	Date of Entry into Government Service	Date of appointment in the Tribunal
1.	Mr. Aftab Ahmed, Registrar.	18	6-1-1962	12-8-1974
2.	Mr. Iftikhar Ahmad, Administrative Officer.	17	4-8-1955	20-5-1974
3.	Mr. Shabbir Ahmed, Private Secretary.	17	6-1-1968	1-6-1974
4.	Mr. Jameel Ahmed, Private Secretary.	17	11-9-1952	15-6-1980
5.	Mr. Daud Khan, Private Secretary.	17	22-7-1968	10-1-1976
6.	Mr. Muhammad Qadir, Private Secretary.	17	15-10-1966	5-4-1982

S. No.	Name/Designation	Grade	Date of Entry into Government Service	Date of appointment in the Tribunal
7.	Mr. Muhammad Yaqub Khan, Assistant Registrar.	16	25-9-1970	24-6-1974
8.	Mr. Abdul Maeed Khan, Assistant Registrar.	16	15-1-1962	16-7-1974
9.	Mr. Gul Muhammad, Office Superintendent.	16	24-11-1970	23-5-1974
10.	Syed Younis Ali, Assistant Registrar.	16	19-5-1955	28-5-1974
11.	Mr. Abdur Rashid Khan, Assistant Registrar.	16	15-11-1969	31-5-1975
12.	Mr. Muhammad Sarwar Cheema, Reader.	16	16-4-1974	25-6-1974
13.	Mr. Abdul Hafeez Shah Reader.	16	5-11-1980	5-11-1980
14.	Mr. Mahmood Alam, Reader.	16	20-7-1974	20-7-1974
15.	Mr. Riaz Hussain, Personal Assistant.	16	3-11-1971	1-1-1976
16.	Mr. Maqsood Ahmed, Stenographer.	15	10-12-1974	23-11-1978
17.	Mr. Shujahuddin, Stenographer.	15	26-6-1975	31-5-1982
18.	Mr. Muhammad Rafique, Stenographer.	15	29-1-1979	24-6-1982
19.	Mr. Sajjad Hussain, Assistant Incharge.	15	12-7-1979	20-2-1982
20.	Mr. Muhammad Hayat, Assistant-in-Charge.	15	5-1-1984	5-1-1984
21.	Mr Shah Jan Khan, Stenographer.	15	6-5-1974	6-5-1974
22.	Mr. Mumtaz Ali, Stenotypist.	12	28-3-1977	28-3-1977
23.	Mr. Mehboob Khan, Assistant.	11	9-1-1984	9-1-1984
24.	Mr. Akbar Khan, Assistant.	11	4-6-1974	4-6-1974
25.	Mr. Noor Mohammad, Assistant.	11	30-1-1986	30-1-1986
26.	Mr. Rashid Ahmad Siddiqi, UDC.	7	2-6-1982	2-6-1982
27.	Mr. Muhammad Serajuddin, UDC.	7	24-6-1974	24-6-1974
28.	Mr. Muhammad Ishaq, UDC.	7	19-7-1973	19-7-1973
29.	Mr. Muhammad Sabir, UDC.	7	12-7-1974	12-7-1974
30.	Mr. Ayaz Akhtar, LDC.	5	17-12-1978	17-12-1978
31.	Mr. Muhammad Akram, LDC.	5	21-7-1980	21-7-1980
32.	Mr. Nisar Ahmad, LDC.	5	28-7-1983	28-7-1983
33.	Mr. Mansab Ali, LDC.	5	15-2-1984	15-2-1984
34.	Mr. Wasif Zia Hashmi, LDC.	5	3-11-1985	3-11-1985
35.	Mr. Muhammad Siddique, LDC.	5	1-12-1985	1-12-1985

S. No.	Name/Designation	Grade	Date of Entry into Government Service	Date of appointment in the Tribunal
36.	Mr. Muhammad Ashiq, LDC.	5	19-3-1986	19-3-1986
37.	Mr. Hanif Aslam Chohan, LDC.	5	12-8-1986	12-8-1986
38.	Mr. Sadiq Khan, LDC.	5	18-1-1978	18-1-1978
39.	Mr. Muhammad Younas, LDC.	5	25-5-1970	14-9-1981
40.	Mr. Rehmat Ali, LDC.	5	11-10-1978	11-10-1978
41.	Mr. Habib Wali, Staff Car Driver.	4	17-6-1978	17-6-1978
42.	Mr. Roshan Lal, Staff Car Driver.	4	26-10-1983	26-10-1983
43.	Mr. Iqbal Masih, Staff Car Driver.	4	13-8-1983	13-8-1983
44.	Mr. Saleem Akhtar, Staff Car Driver.	4	9-10-1986	9-10-1986
45.	Mr. Farooq Khan, D.M.O.	4	21-11-1975	21-11-1975
46.	Mr. Muhammad Nazir, Record Sorter.	2	5-4-1976	5-4-1976
47.	Mr. Jahangir Khan, Daftary.	1	26-9-1980	26-9-1980
48.	Mr. Jalandar Khan, Naib Qasid.	1	3-2-1976	3-2-1976
49.	Mr. Muhammad Sadiq, Naib Qasid.	1	23-4-1975	23-4-1975
50.	Mr. Allah Bux, Naib Qasid.	1	15-10-1975	15-10-1975
51.	Mr. Abdul Ghaffar, Naib Qasid.	1	6-5-1974	6-5-1974
52.	Mr. Muhammad Matloob, Naib Qasid.	1	26-11-1983	26-11-1983
53.	Mr. Ghulam Mustafa, Naib Qasid.	1	5-11-1985	5-11-1985
54.	Mr. Abdul Hameed, Naib Qasid.	1	21-6-1976	21-6-1976
55.	Mr. Muhammad Sharif, Naib Qasid.	1	1-6-1980	1-6-1980
56.	Mr. Muhammad Tufail, Naib Qasid.	1	6-5-1979	6-5-1979
57.	Mr. Muhammad Yousaf, Naib Qasid.	1	14-1-1976	14-1-1976
58.	Mr. Muhammad Khalil, Naib Qasid.	1	14-1-1976	14-1-1976
59.	Mr. Muhammad Siddique, Naib Qasid.	1	1-11-1976	1-11-1976
60.	Mr. Kachkol Khan, Naib Qasid.	1	15-7-1978	15-7-1978
61.	Mr. Muhammad Khan, Naib Qasid.	1	27-10-1981	27-10-1981
62.	Mr. Abdul Hafeez, Naib Qasid.	1	27-7-1980	27-7-1980
63.	Mr. Muhammad Hassan, Naib Qasid.	1	27-10-1981	27-10-1981
64.	Mr. Altaf Hussain, Naib Qasid.	1	14-9-1981	14-9-1981
65.	Mr. Muhammad Miskeen, Naib Qasid.	1	30-6-1981	30-6-1981
66.	Mr. Sher Zaman, Naib Qasid.	1	18-1-1983	18-1-1983
67.	Mr. Muhammad Yaqoob Khan, Naib Qasid.	1	10-3-1986	10-3-1986

S. No.	Name/Designation	Grade	Date of Entry into Government Service	Date of appointment in the Tribunal
68.	Mr. Muhammad Riaz, Naib Qasid.	1	6-10-1986	6-10-1986
69.	Mr. Qeemat Gul, Mali.	1	18-1-1978	18-1-1978
70.	Mr. Dilawar Khan, Chowkidar.	1	19-3-1986	19-3-1986
71.	Mr. Ali Murad, Chowkidar.	1	21-9-1985	21-9-1985
72.	Mr. Muhammad Ismail, Chowkidar.	1	10-11-1981	10-11-1981
73.	Mr. Singar Masih, Sweeper.	1	4-8-1977	4-8-1977
74.	Mr. Mamous Masih, Sweeper.	1	10-12-1977	10-12-1977
75.	Mr. Pama Masih, Sweeper.	1	3-4-1979	3-4-1979
76.	Mr. Inayat Masih, Sweeper.	1	6-1-1986	6-1-1986

Annexure 'D'

(d) Total Number of appeals pending before the Federal Service Tribunal.

Year of Registration	No. of Appeals Pending	Remarks
1974	1	
1975	—	
1976	1	These cases have been adjourned sine-die pending decision of the Supreme Court on specific question (s) involved.
1977	—	
1977	—	
1978	—	
1979	1	
1980	3	
1981	2	
1982	2	
1983	213	
1984	303	
1985	440	
19856	892	
Total E	1858	

جناب چیئرمین: ضمنی سوال؟

جناب ذوالفقار علی چشتی ۔ کیا وزیر صاحب یہ بتانا مناسب سمجھیں گے کہ چیئرمین فیڈرل سروس ٹریبونل کو جب تین سال کی مزید ایکسٹینشن دی گئی تو ان کی عمر اس وقت کیا تھی اور باقی ممبران کی بھی ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ تقرری پر عمر کیا تھی اور کیا ملازمین ...... (مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ میرے خیال میں ایک وقت میں ایک سوال پوچھ لیں۔

جناب ذوالفقار علی چشتی ۔ جناب سوال ایک ہی ہے، ان سب کی میں عمر پوچھ رہا ہوں کہ جس وقت ایگریمنٹ کے تحت ان کو دوبارہ سروس میں لیا گیا تو اس وقت ان کی عمریں کیا تھیں؟

جناب چیئرمین ۔ پہلے چیئرمین کی عمر اور پھر دوسرے ممبران کی عمر؟

جناب ذوالفقار علی چشتی ۔ جی ہاں

Mr. Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I don't have the age of the Chairman but I do have the information that he was given extension for 3 years from 13th of September, 1984 to 13th September, 1987, and the other members Mr. Muhammad Arshad Khan, has been appointed till further orders from 12th September, 1981, Mr. S.A. Sayood, for 3 years 7-11-1984 and Maj. Gen. Ch. A. Rehman Khan for 3 years from Ist of April, 1985.

Mr. Chairman: I think, the question was whether this was beyond the age of superannuation or it was a normal extension of the ordinary tenure of the member or of the Chairman ?

Mr. Wasim Sajjad: Sorry, Sir, I need a fresh notice for this.

Syed Abbas Shah: Why a fresh notice? It is a question, Sir.

Mr. Chairman: You don't have this information?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I don't have this information.

جناب چیئرمین ۔ جناب چشتی صاحب دوسرا سوال پوچھ لیجئے۔

جناب ذوالفقار علی چشتی ۔ جناب کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ حاضر سروس ملازمین میں سے ممبران مقرر کیے جائیں؟

Mr. Wasim Sajjad: Sir, 'Hazir Service' if it means serving officers, some of these are serving officers and the question of extension as a matter of general policy, government discourages it. But in suitable cases and individual cases if it is felt necessary in the public interest to grant extension, then extensions are granted by the government.

<u>جناب ذوالفقار علی چشتی</u> ـ یہ جناب سیریل نمبر "بی" جو ہے اس میں انہوں نے کیسز بتلائے کہ یہ dispose of ہوئے تھیں ۵۸۶، ۹۳۱، ۷۳۵، ۸۰۴، ان میں داخل دفتر اور خارج کتنے کئے گئے، کیا یہ آپ بتلا سکیں گے کہ کتنی درخواستیں بغیر سنے خارج کی گئی ہیں؟

Mr. Chairman: Have you got the information?

Mr. Wasim Sajjad: No, Sir. I don't have that information.

<u>جناب ذوالفقار علی چشتی</u> ـ جناب یہ جو "ڈی" جزو ہے اس میں ۱۸۵۸ کیسز ابھی پینڈنگ ہیں ـ ۱۹۸۳ء سے لیکر ۱۹۸۶ء تک، تو کیا یہ ان غریب ملازمین یا ان کے لواحقین کے لئے mental torture نہیں ہے؟

Mr. Wasim Sajjad: Definitely, if the matters remain pending for some time. It is a matter of deep concern for everbody including the litigants. But there are some reasons for these delays and some steps are being taken to reduce these delays.

The reasons for the delays are, Sir, that there is a large pendency because of a judgement of the Supreme Court holding that the services of WAPDA employees which were terminated under section 71(a) of the WAPDA Act which was without assigning any reason are justiciable. As a result of this, Sir, a large number of cases over 430 appeals by WAPDA employees were.........

جناب ذوالفقار علی چشتی: جناب والا! وہ صرف دس ہیں جو سپریم کورٹ کے حساب سے بقایا ہیں، اور بقایا ۸۵۸، جو ہیں وہ کس بنا پر پینڈنگ رکھے ہوئے ہیں؟

Mr. Wasim Sajjad: The Supreme Court decided the question of principle and as a result of that a large number of WAPDA employees filed their appeals which are pending. Secondly, Sir, the Tribunal has to visit provincial headquarters once in a month and for a week long duration, this also results in delays. Then Sir, the number of members at the moment are three members and a Chairman and a Bill I think, has already now been brought before the Senate to increase the number of members of the Service Tribunal. It is hoped that with these measures we would be able to reduce the pendency and increase the speed with which Tribunal will dispose of its cases.

قاضی عبدالمجید: جناب والا ! یہ tenure post ہے تین سال کی تو یہاں پر مسٹر محمد ارشاد کے لئے لکھا ہے till further orders 1981, تو یہ particular آدمی tenure سے govern ہوتا ہے یا یہ کس طریقے سے govern ہو رہا ہے ؟

Mr. Wasim Sajjad: This appointment is till further orders and it means that unless it is terminated he will continue.

Mr. Chairman: He must be a serving officer.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, he is.

Mr. Chairman: Pir Abbas Shah Sahib.

سید عباس شاہ: میں وزیر موصوف کی توجہ انیکسچر "بی" اور انیکسچر "ڈی" کی طرف مبذول کراتا ہوں۔

If you compare them, appeals filed and disposed of, the figures as are given in Annexure 'B', its total is different. So, either there is some typing mistake or this information is wrongly being given.

Mr. Chairman: Have you been able to follow the questions?

Mr. Wasim Sajjad: No, Sir.

Mr. Chairman: In Annexure 'B' if you calculate the difference between appeals filed and the appeals disposed of and you get the remainder and if you total up the remainders that figure would not total up to 1858.

Syed Abbas Shah: It is 1848.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, this total is of all the appeals since 1974.

Syed Abbas Shah: No, Sir, it is not cumulative.

Mr. Wasim Sajjad: Read the Annexure 'D's figures as printed, please. So all these total up to 1858, all these appeals are pending.

Syed Abbas Shah: Sir, he did not follow my question, again.

The total here which is not disposed of is not more than 800 whereas what the total here is it is not cumulative but it is about appeals pending from each year.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I think, there is slight misunder standing if I understand this correctly.

In Annexure 'B' against the year 1986, it says : appeals filed in 1986 and appeals disposed of in 1986. Now there may be some back-log *i.e.* appeals filed in 1983, 1984 are still pending and that adds upto the figure now pending. This figure that they have given is of appeals filed that year and disposed of that year.

Syed Abbas Shah: Sir, the correct postion should be checked..... *(interruption)*.

Mr. Chairman: As far as, I have been able to understand this figure of 1858 in annexure 'D' is not correct. The cumulative total of all the pending appeals as in 1986 was 892. This more or less tallies with the arrears. If you calculate them from one year to another the total would come to 808 and not to 892. But there may be some carry-over from the years before 1974.

Mr. Wasim Sajjad: Correct, Sir.

Mr. Chairman: Although that is also belied by the fact that number of appeals pending in 1974-75 :

1974	1	
1975	—	
1976	1	and then for the other two years again nil.

So, that would not account for something like 90 additional appeals pending. So, there does appear to be some mistakes but the figure of 1958 is, at any rate not correct. This is the total of 213, 303, 440 and 892 in itself is a cumulative figure.

Syed Abbas Shah: And it is a quite big figure.

Mr. Wasim Sajjad: I will re-check Sir, but there is pendency and if there are some delays.

Mr. Chairman: So, the figures should be checked again and then the correct figure should be laid on the Table of the House in due course.

Mr. Wasim Sajjad: Yes, Sir.

Mr. Chairman: Next question Mr. Zulfiqar Ali Chishti 244.

INDUCTION OF ARMED FORCES IN C.S.S.

244. ***Mr. Zulfiqar Ali Chishti:** Will the Minister Incharge of the Establishment division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that 10 per cent quota is fixed for Armed Forces personnels in the Civil Superior Service since before the independence and is adhered to strictly ; and

(b) names of officers of the rank of the Majors of the Armed Forces inducted into the civil service since 1981 indicating also their group and date of their induction etc ; separately in each case?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Wasim Sajjad) : (a) Traditionally young officers of the Armed Forces used to be inducted

[Sahabzada Yaqub Khan]

in civil, without any fixed quota, till 1980. The system was institutionalized in 1980 and 10 per cent of the annual vacancies, recruitment to which is made through competitive examination conducted by the Federal Public Service Commission, were reserved for officers of the Armed Forces in the rank of Captain. However, since 1982 only 10 officers in the rank of Capt./equivalent upto 8 years commissioned service are being inducted in the following occupational groups/services annualy:—

1.	District Management Group.	5
2.	Foreign Service of Pakistan.	3
3.	Police Service of Pakistan.	2

(b) The requisite information is at Annexure-I.

Annexure I

LIST OF ARMED FORCES OFFICERS OF THE RANK OF MAJOR/EQUIVALENT INDUCTED IN THE CIVIL SERVICES

S. No.	Rank/Name	Date of Induction
1	2	3
District Management Group		
1.	Major Iftikhar Ali Shah.	08-06-1982
2.	Major Nadeem Manzoor.	29-05-1982
3.	Major Qamar Zaman.	01-06-1982
4.	Major Javed Majeed.	01-06-1982
5.	Major Shaukat Nawaz Khan.	01-06-1982
6.	Major Sahibzada M. Khalid.	01-06-1982
7.	Major Iqbal Ahmad.	28-06-1983
8.	Major Haroon Rashid.	18-11-1984
9.	Major Kh. M. Naeem.	01-07-1984
10.	Major Prince Abbas Khan.	01-07-1984
11.	Major Attuallah Khan.	21-07-1985

1	2	3
	12. Major Tariq Shafi Chak.	21-07-1985
	13. Major Tariq Mehmood Mazari.	21-07-1985
	14. Major Tariq Javaid Afridi.	Not yet reported.
	15. Major Muzzaffar Ali Afridi.	Not yet reported.
	Foreign Service of Pakistan :	
	1. Major M.F. Rehman Akbar.	06-05-1982
	2. Sqn. Ldr. Khalid Aziz Babar.	20-09-1982
	Police Service of Pakistan :	
	1. Major Agha Mehboob A. Khan.	01-06-1982
	2. Major Muhammad Azam.	01-06-1982
	3. Major Imtiaz Hussain.	27-05-1983
	4. Major Fateh Sher.	Not yet reported.

Mr. Chairman: Supplementary? Chishti Sahib.

Mr. Zulfiqar Ali Chishti: My question pertains to the year 1972 till today whereas the answer starts from the year 1982 and it does not cover all groups for example office management group, accounts, customs, income tax etc. Why is it so Sir?

Mr. Chairman: I think the change was made by the Secretariat which means me because going back to 1972 collecting all that infromation would have taken up time and energy and expense disproportionate to the advantage which the answer would have served.

جناب ذوالفقار علی چشتی ۔ سر آپ نے ۱۹۷۲ء لکھا ہے اور یہاں سے جو جواب دیا گیا ہے وہ ۱۹۸۲ء سے دیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جو میرے پاس ہے اس میں ۔ ۔ ۔ ۔

جناب ذوالفقار علی چشتی ۔ ۱۹۷۲ء ہے ۔

Mr. Chairman: 1981?

Mr. Zulfiqar Ali Chishti: Yes, Sir.

Mr. Chairman: That is true. The question was that since 1981 how many, but you have not given figures for 1981.

Mr. Wasim Sajjad: Yes Sir, from 8th of June 1982, unless there was no recruitment in 1981, but I have taken up that Sir.

Mr. Chairman: From 1981 to June 1982, for the whole year.

Mr. Wasim Sajjad: Yes Sir, in fact Sir, it is upto 1985 the officer at serial No. 13 was inducted on the 21st of July 1985. So we have figures upto 85 but from 8th of June 1982. So may be there was no induction in 1981 but in any case I think I would like to check up further before I make a final reply.

جناب ذوالفقار علی چشتی ۔ اس کو پھر پینڈنگ کرلیں۔ میں دوبارہ سوال کرلوں گا۔

جناب چیئرمین۔ ڈیفر کردیتے ہیں۔ اگلا سوال، جناب مولانا کوثر نیازی صاحب!

FILM ON QUAID-E-AZAM

245. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Ministry was making a film on the life of Quaid-e-Azam if so, the progress made so far;

(b) the amount spent on this film so far; and

(c) the time by which the said film will be completed?

Kazi Abdul Majid Abid: (a) Yes. The shooting of sequences of the film in Pakistan as well as abroad was completed in March, 1984. the 'rough cut' of the film was reviewed in July, 1984. It required certain amendments and additions. A revised shooting script was therefore, prepared. The new 'rough cut' of the film has been prepared. It will be reviewed by a high-level committee and final decision taken in the matter after the committee has reviewed the documentary.

(b) The following amount has so far been spent on the film:—

(a)	First instalment of production charges.	£	20,000.00
(b)	Second instalment of production charges.	£	29,500.00
(c)	First instalment of library matrial and processing charges, including royalty charges.	£	2,320.55
(d)	Second instalment of library material, including processing charges and royalty.	£	1,888.09
(e)	Air fare and hotel charges incurred by Script Writer in India.	£	449.00
(f)	Laboratory cast of Production of library material.	£	3,367.00
(g)	Third instalment of library material including processing charges and royalty.	£	5,690.50
	Total	£	63,215.14

Additionally, an expenditure of Rs. 695,181.25 has also been incurred on air tickets, hotel charges, local transport, processing charges of archival material in Pakistan and daily allowances and air fare of two producers detailed to London from time to time for the supervision of the production of the film and filming of certain locations in India.

(c) It is not yet possible to asses the exact time by which the said documentary film would be completed.

جناب چیئرمین ۔ ضمنی سوال کریں۔

مولانا کوثر نیازی ۔ بہت سارے ہیں۔ ضمنی سوال، کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ یہ فلم جو ہے یہ اندرون ملک کسی فلم ساز سے بنوانے کی بجائے بیرونی فلمساز سے کیوں بنوائی جا رہی ہے ؟

قاضی عبدالمجید عابد ۔ سر مسئلہ دراصل یہ ہے کہ یہ بہت پرانی باتیں ہیں آج کی نہیں ہیں۔ ۱۹۷۸،

[Kazi Abdul Majid Abid]

میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بابائے قوم کے شایان شان کوئی فلم بنوائی جائے اس کے لئے بہت سوچ وبچار کے بعد اس وقت کے وزراء کرام اور صدر صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ بنوائی جائے اگر مولانا صاحب تفصیل پوچھیں تو میں ان کو بتادوں کہ کن مراحل سے یہ فلم گزری ہے رہا مقامی طور پر اتنی اہم فلم اور تصویر جو بابائے قوم کے شایان شان نہیں تھی اس کے لئے اس وقت یہی مناسب سمجھا گیا کہ باہر سے تعاون حاصل کیا جائے اسی لئے باہر کی ایک فلم ساز کمپنی سے معاہدہ کیا گیا۔

مولانا کوثر نیازی۔ جناب چیئرمین! مجھے قاضی صاحب کا بیحد احترام ہے وہ وزیر ہی نہیں ہماری صحافی برادری کے بڑے ممتاز رکن ہیں۔ میں ان سے پوچھوں گا کہ ساڑھے ۲۳ لاکھ روپے اب تک اس فلم پر خرچ ہو چکے ہیں جو ان کے اپنے دیئے ہوئے تخمینے کے مطابق ہیں۔ مگر انہوں نے جواب میں یہ کہا ہے کہ اس کے رف کٹ کا جائزہ جولائی ۸۴ء میں لیا گیا تھا جولائی ۸۴ء سے لیکر اب تک کم و بیش ڈھائی سال کا عرصہ مزید گزر گیا ہے اس ڈھائی سال کے عرصے میں بھی یہ فلم کیوں مکمل نہیں ہوئی؟

قاضی عبدالمجید عابد۔ سر اس میں مشکلات تھیں۔ اسی لئے میں نے عرض کیا کہ اگر مولانا صاحب چاہیں تو میں ساری تفصیلات ان کے سامنے رکھ دوں۔

جناب چیئرمین۔ آپ بتادیں میرے خیال میں اس میں سب کا بھلا ہوگا۔

قاضی عبدالمجید عابد۔ سر! مارچ ۱۹۷۸ء میں وزارت اطلاعات نے قائداعظم کے بارے میں ایک دستاویزی فلم بنانے کا خیال پیش کیا۔ بابائے قوم کے بارے میں اس طرح کی فلم کی تیاری ہماری قومی ذمہ داری تھی جو ایک طویل عرصے سے نظر انداز چلی آرہی تھی اس سلسلے میں ملک کے اندر اور باہر کوئی مؤثر فرم تلاش کی گئی اور کئی مہینوں تک مختلف فرموں کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ اس کام کی اہمیت کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس دستاویزی فلم کی تیاری کا کام بین الاقوامی شہرت کے کسی غیر ملکی فلم پروڈیوسر کو سونپا جائے۔ اگست ۱۹۷۸ء میں صدر نے وزارت کی اس تجویز سے اصولی طور پر اتفاق کرتے ہوئے اس دستاویزی فلم کی تیاری کا کام Messrs Segnat Ltd., London کے سپرد کرنے کی اجازت دی اس کے بعد کئی مہینے تک اس فرم کے ساتھ معاہدہ طے کرنے میں ختم ہو گئے۔ مذاکرات کا سلسلہ جاری رہا۔ ۸۱-۱۹۷۹ء کے وسط تک اس منصوبے پر کام شروع نہیں کیا جا سکا کیونکہ حکومت کی بچت اور ضمنی گرانٹ پر پابندی کے سبب اس کے لئے فنڈ مہیا نہیں کیے جا سکے۔ جون ۱۹۸۱ء میں وزیر اطلاعات نے دوبارہ اس منصوبے پر کام شروع کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد وزارت نے Messrs Segnat Ltd., London

کے ساتھ پھر خط و کتابت شروع کی۔ اس ادارے کے منیجنگ ڈائریکٹر نے بھی اس فلم کے خدوخال اور عملی منصوبے پر تفصیلی بات چیت کے لئے اسلام آباد کا دورہ کیا۔ مئی ۱۹۸۲ء میں M/s Segnat Ltd., نے اس سلسلے میں پروڈکشن کی ابتدائی تجویز پیش کی۔ اس تجویز کا جائزہ لیا گیا اور معاہدے کا مسودہ تیار کیا گیا۔ نومبر ۱۹۸۲ء میں صدر نے یہ کام M/s Segnat Ltd., London کو سونپنے کے لئے وزارت کی تجویز منظور کی اور جس کے مطابق اس کام پر کل ۲۶ لاکھ پانچ ہزار روپے لاگت آنی تھی اس میں ایک لاکھ دو ہزار پونڈ اسٹرلنگ کا زرمبادلہ بھی شامل تھا۔ مارچ ۱۹۸۳ء میں حکومت پاکستان اور میسرز سیگنٹ لمیٹڈ لندن کے درمیان ایک باقاعدہ معاہدہ سمجھوتے کی شکل میں طے پایا۔ اس کے بعد سیگنٹ لمیٹڈ نے اپنا کنسرن بیچ دیا۔ انہوں نے جو سکرپٹ بنائی۔ اس سے مطمئن نہیں ہو سکے اور جو ان سے معاہدے ہوئے تھے اس کے ٹرمز سراسر پاکستان کے حق میں تھے لیکن جب انہوں نے کنسرن کسی اور کمپنی کو بیچ ڈالی تو پھر یہ معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا۔ اور اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ میں نے آتے ہی اس فلم کی تکمیل کے لئے تاکید کی ہے خرچہ جو اس پر ہونا تھا وہ ہو چکا ہے لیکن اس میں کئی ترامیم کی ضرورت ہے اور قائداعظم کی ابتدائی زندگی کے حالات کو کم کر کے جوانی ہونے کے بعد کے کارنامے اور سیاسی یعنی پاکستان قائم کرنے جیسا عظیم الشان کارنامہ اس کو زیادہ alight کرنے کی ضرورت تھی اب اس کے سکرپٹ کو فائنلائز کر رہے ہیں اس سے پہلے جو کمیٹی بنی تھی اس میں بھی پھر رد و بدل کرنا پڑا کیونکہ وزارت اطلاعات کے وزیر چوہدری شجاعت صاحب تھے۔ اب ان کے جانے کے بعد میری ذمہ داری ہے۔ تو میں نے اس کی ترتیب شروع کر دی ہے اور کوشش یہی ہے کہ اس فلم کو ایسی شکل میں بنا کر پیش کریں جو قابل قبول بھی ہو اور حقائق پر بھی مبنی ہو۔ جس میں قائداعظم کے تمام کارنامے اچھی طرح سے واضح طور پر سامنے آ سکیں۔

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Javed Jabbar: Supplementary Sir ?

Mr. Chairman: Yes, Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Thank you Mr. Chairman. While one appreciates the difficulties in making a documentary film on such a subject Mr. Chairman, will the honourable Minister confirm that no public announcement was made in Pakistan to assess whether any

Pakistani Company was willing to submit proposals for the production of this firm before an overseas company was selected.

Mr. Chairman: I think you didn't refer to the willingness of companies. He referred only to the lack of talent or capability within the country.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, how did the government assess the lack of talent within the country? Is there any mechanism by which it arrived at this conclusion?

Mr. Chairman: Kazi Abdul Majid Abid Sahib.

Kazi Abdul Majid Abid: I have already made it clear that at that period of time all the efforts to find a local firm were made. Of course, it was private effort and they did not advertise because this was a subject matter on which some kind of a consensus was necessary between the government as well as the firm which was to make the film.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, point of order. How was that firm selected in the first place? This firm has no outstanding record.

Mr. Chairman: You can ask that question without any explanation.

Mr. Javed Jabbar: That is my question.

Mr. Chairman: Even without any explanation that is a fair enough question.

اس کے متعلق اس فرم کو کس بنا پر منتخب کیا گیا تھا؟

قاضی عبدالمجید عابد۔ سر اس وقت جو کچھ وزارتِ اطلاعات نے کچھ تفتیش کی تھی مقامی طور پر اور بیرونی ممالک میں تو اس فرم کو اس وقت reliable سمجھا گیا اور اس نے بڑے معقول terms دیئے تھے اور یہ سوچا گیا کہ یہ مناسب ہیں اور وہ ادھر آئے اور بات چیت کے ذریعے سے یہ فیصلہ ہوا کہ یہی فرم فلم بنائے گی۔ تو میں اس وقت اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ اس

وقت کیا حالات تھے تاکہ وہ بیان کر سکوں ۔

جناب چیئرمین ۔ جناب مولانا کوثر نیازی صاحب ۔

مولانا کوثر نیازی ۔ جناب چیئرمین! وزیر صاحب نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ اس فلم کا جو رف کٹ ہے وہ review کیا گیا جولائی ، ۱۹۸۴ء میں اس کے بعد اس میں بعض amendments کی گئیں اور ایک revised shooting script جو ہے وہ prepare کیا گیا ہے یہ جو رف کٹ جو ہے وہ ایک high level committee دیکھے گی اور اس کے بعد final decision لیا جائے گا ۔ کیا وہ یہ بتائیں گے کہ یہ اعلیٰ سطح کمیٹی اب تک کیوں review نہیں کر سکی اور کب تک یہ review مکمل ہو گا ؟

جناب چیئرمین ۔ جناب قاضی صاحب ۔

قاضی عبدالمجید عابد ۔ سر گزشتہ پورے سال میں کچھ اس میں کم ہی توجہ دی گئی ہے مجھے اس میں یہ اعتراف کرتے ہوئے کوئی تکلف محسوس نہیں ہو رہا ۔ اب اس کو پھر سے میں نے review کیا ہے اور اب انشاءاللہ اس کا کوئی آخری فیصلہ ہو جائے گا ۔

مولانا کوثر نیازی ۔ کیا وزیر صاحب یہ تسلی دلا سکتے ہیں کہ یہ فلم جو ہے یہ کسی طور بھی فلم گاندھی کے لگ بھگ کوئی درجہ دنیا میں حاصل کر سکے گی ؟

قاضی عبدالمجید عابد ۔ سر یہ تو ڈاکومنٹری فلم ہے ساٹھ منٹ اور بیس منٹ کی، دو فلمز ہیں ۔ actually ، تو اس منزل تک پہنچے نہ پہنچے ، ہم نے تو حالات کا جو صحیح تجزیہ ہے وہ دینا ہے ۔ رہا گاندھی پر جو فلم بنی تھی اس میں تو سر کئی extraneous چیزیں لائی گئیں اور اس کی شخصیت کو ابھار کر دکھایا گیا ہمارے ہاں تو عظیم رہنما کی شخصیت پہلے ہی تھی ہم تو اسکو اجاگر کرنا چاہتے ہیں جہاں تک ہو گا یہ حقائق پر مبنی documentary ہو گی ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ International level پر کیا یہ documentary کوئی impact قائم کر سکے گی ؟

جناب چیئرمین : جناب قاضی صاحب ۔

قاضی عبدالمجید عابد : مجھے اللہ کی ذات سے توقع ہے ہم پوری محنت کرینگے اور پسینہ بہائیں گے اور انشاءاللہ یہ ضرور impact قائم کرے گی۔

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! آپ کی توجہ پھر اردو ترجمے کی طرف دلاتا ہوں آپ ہمیشہ یہی فرماتے ہیں کہ ہمارے وسائل نہیں ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : وسائل کچھ بہتر ہو گئے ہیں ۔

مولانا کوثر نیازی : اللہ کا شکر ہے آپ صفحہ ۲۰ ملاحظہ فرمائیں اس میں یہ جو ہے

The new rough cut of the film has been prepared.

اس کا انہوں نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ اس فلم کا نظر ثانی شدہ مسودہ تیار کیا گیا تھا۔ اس کا جائزہ ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی لے گی ۔

The new rough cut of the film has been prepared. It will be reviewed by a high level committee.

رف کٹ اور نظر ثانی شدہ مسودہ دو مختلف چیزیں ہیں تو اس سے جو اردو خواں ممبر ہیں وہ misguide ہوں گے۔

جناب چیئرمین : یہ تو قاضی صاحب ہی explain کر سکتے ہیں۔

قاضی عبدالمجید عابد : اتفاق سے مجھے بھی اس کا ایک تجربہ ہے ہمیشہ ایک تصویر کے بنانے میں کسی بھی فلم کے بنانے میں پہلے جو کچھ script بن کر آتا ہے اس کو رف کٹ کہتے ہیں ۔ بعد میں اس کی چھان بین ہوتی ہے تو کئی ٹکڑے اس کے نکالے جاتے ہیں اور کئی ٹکڑے add کئے جاتے ہیں رف کٹ کے معنی میرے خیال میں تو یہی ہیں جو پہلے یعنی Raw material جسے کہتے ہیں Raw material بھی نہیں ہوا لیکن جو ان کی پہلے کی copies ہیں وہ آئی ہیں ۔

جناب چیئرمین : نہیں اس میں اردو اور انگریزی ترجمے میں ذرا سا فرق ہے۔ دو چیزیں ہیں ۔ رف کٹ کا پہلے ذکر آتا ہے۔

The rough cut of the film was reviwed in July 1984.

یہاں تک تو اردو ترجمہ ٹھیک ہے کہ فلم ہذا کے رف کٹ کا جائزہ جولائی ۸۴ء میں لیا گیا
تھا۔ آگے پھر انگریزی میں آپ فرماتے ہیں۔

It required certain amendments and additions. A revised shooting script was, therefore, prepared. The new rough cut of the film has been prepared.

یہ جو ہے the new rough cut یہ اردو ترجمے میں پھر دوبارہ نہیں آیا۔ اس میں
صرف یہ ہے کہ فلم کا نظر ثانی شدہ مسودہ تیار کیا گیا ہے اس کا جائزہ ایک اعلیٰ کمیٹی لے گی۔

So there is a difference and to that extent, I think, Maulana Sahib is correct.

قاضی عبدالمجید عابد ۔ میں اس کو دیکھوں گا کہ کیوں ایسا ہے؟

جناب چیئرمین ۔ اگلا سوال نمبر ۲۴۶ ۔ جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب ۔

ISSUANCE OF NEW IDENTITY CARDS

246. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the government has decided to issue new Identity Cards; and

(b) whether it is also a fact that the government is considering to fix a fee of Rs. 25 and Rs. 30 per card, if so, the reason thereof?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak (Answered by Mr. Wasim Sajjad) : (a) No.

(b) No.

جناب چیئرمین ۔ ضمنی سوال؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل ۔ کیا وزیر متعلقہ یہ بیان فرمائیں گے کہ آئندہ کوئی ایسا منصوبہ زیر غور ہے
یعنی شناختی کارڈ کو تبدیل کرنے یا رقم دلانے کا؟

Mr. Wasim Sajjad: Sir, there is no proposal for changing the identity cards but there is a proposal under consideration for automation of the project in the Registration Organization and if that is undertaken then there is also a proposal that in that event we should charge some fee so that it becomes a self-financing project.

Mr. Chairman: But no decision has been taken on that?

Mr. Wasim Sajjad: Yes, Sir. No decision has been taken. It is still under consideration.

جناب چیئرمین: اور کوئی ضمنی سوال ؟ نہیں ہے۔ اگلا سوال ۲۴۷ جناب عبدالرحیم میر داد خیل صاحب۔

BAN ON THE UNION OF EMPLOYEES OF P.T.V.

247. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to lift the ban imposed upon the formation of a union of employees of Pakistan Television?

Kazi Abdul Majid Abid: There is no proposal under consideration of the government for lifting the ban imposed upon the formation of a union of employees in PTV.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ آخر وہ کون سی وجوہات ہیں کہ اس اہم ادارے میں محنت کشوں کو جو قانونی مراعات حاصل ہونی چاہیئے اور جس میں یونین کا حصہ بھی ہونا چاہیئے ان سے یہ حکومت کیوں انہیں محروم رکھنا چاہتی ہے ؟

جناب چیئرمین: جناب قاضی صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد: جناب والا! جواب اس کا مشکل نہیں ہے once burnt twice shy. کا معاملہ ہے تو پوزیشن یہ ہے کہ پاکستان ٹیلی ویژن میں سات یونینیں تھیں جن میں سے پانچ ٹیلی ویژن سنٹروں کی اور ایک ایک Central Sales Officers TV

Headquarters کی ۔ ان سات یونینوں کے عہدیداروں نے پی ٹی وی
کا ماحول اس قدر پراگندہ کر دیا تھا کہ انتظامیہ کے لئے اس ادارے کا نظم وضبط کے ساتھ
چلانا تقریباً ناممکن ہوگیا تھا۔ یہ یونین لیڈر نہ صرف خود نظم وضبط کی پابندی کرتے تھے
بلکہ کارپوریشن کے دوسرے ملازمین کو بھی تخریبی سرگرمیوں پر اکساتے تھے یہ لوگ ٹی
وی سنٹروں پر دندناتے پھرتے تھے اور کسی کی بھی پگڑی اچھالنے سے گریز نہیں کرتے تھے
یہ عہدے دار متعلقہ حکام کی اجازت حاصل کئے بغیر آئے دن کارپوریشن کے احاطے میں جنرل
باڈی کا طویل اجلاس جاری رکھتے تھے۔ ان اجلاسوں میں یہ
لوگ انتظامیہ کے خلاف اشتعال انگیز اور ہتک آمیز تقریریں کرتے اور حکومت
پر کیچڑ اچھالتے تھے۔ انہوں نے انتظامیہ کو اس قدر مرعوب کر رکھا تھا کہ کسی کو ان کے خلاف کوئی کارروائی
کرنے کی ہمت تک نہ پڑتی تھی۔ ان کا رویہ نامعقولیت کی اس حد تک جا پہنچا تھا کہ وہ جب چاہتے
چیئرمین، مینجنگ ڈائریکٹر، ڈائریکٹروں اور مینجروں کو ٹی وی سنٹروں میں داخل ہونے سے روک
لیتے تھے۔ اور مینجر تک کو اپنی مرضی سے ٹرانسفر کرا لیتے تھے اور ملازمین میں سے جس کو چاہتے
اور جہاں چاہتے تبدیل کرا لیتے اور ترقی دلا دیتے۔ ان حالات میں یونین لیڈروں نے ۱۶ فروری
۷۸ء کو پانچ میں سے چار ٹی وی سنٹروں پر غیر قانونی طور پر قبضہ کر لیا اور جنرل مینجروں
اور کئی شعبوں کے سربراہوں کو ٹی وی سنٹروں سے نکال باہر کیا اپنی نوعیت کی اس انوکھی
واردات پر حکومت نے ۱۶ اور ۱۷ فروری ۷۸ء کی درمیانی رات کو کئی ملازمین کو جو لاہور،
پنڈی، کوئٹہ، پشاور کے ٹی وی سنٹروں پر غیر قانونی قبضے کے واقعہ میں ملوث تھے
پی ٹی وی کے ملازمین پر سرسری سماعت کی فوجی عدالتوں میں مقدمہ چلایا گیا۔ جنہوں نے ۲۸
ملازمین کو ایک ایک سال قید بامشقت کی سزا سنائی ان یونینوں کے جو ممبر گرفتار نہیں کئے
گئے تھے انہوں نے عام ہڑتال کر دی۔ جس کے نتیجے میں کراچی کے سوا چار ٹی وی سنٹروں کو
حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ ان حالات کے پیش نظر صدر پاکستان نے ۱۸ اپریل ۱۹۷۸ء
کو ایک آرڈیننس کے ذریعے صنعتی تعلقات کے آرڈیننس ۱۹۷۲ء میں ترمیم کرتے ہوئے
پی ٹی وی اور پی بی سی کو اس آرڈیننس سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔ جس کے نتیجے میں ان اداروں
سے ۱۶ فروری ۷۸ء سے یونین کی سرگرمیوں اور تشکیل پر پابندی عائد ہوگئی ہے۔ امپلائز
یونین پر پابندی کے بعد سے پی ٹی وی نے ملازمین کے حقوق کے تحفظ اور ان کی جائز مشکلات

دور کرنے کے لئے ایک نظام وضع کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے تمام ٹیلی ویژن سنٹروں اور دوسرے دفتروں میں ویلفیئر کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں اگر کوئی مسئلہ ویلفیئر کمیٹی کے ذریعے طے نہ کیا جا سکے تو پی ٹی وی کے ملازمین پی ٹی وی کے ہر مزدور کو مطابق اپنی شکایات کے ازالے کے لئے اعلیٰ حکام سے رجوع کر سکتے ہیں۔ یونینوں پر پابندی کے بعد سے پی ٹی وی نے اپنے ملازمین کی تنخواہوں کے سکیلز پر نظر ثانی کی۔ انڈیکسیشن کی غرض سے سرکاری طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ پی ٹی وی آئندہ بھی ملازمین کے فائدہ کے لئے یہ سلسلہ جاری رکھے گی۔

اس کے علاوہ پاکستان ٹیلی ویژن اپنے ملازمین کو گزشتہ کئی برسوں سے بونس دے رہا ہے۔ لیکن اگر پھر بھی کسی بھی ملازم کی جائز شکایت ہے تو میرے دروازے اس کے لئے کھلے ہیں۔ باقی اس تجربے کے بعد یونین اب نہیں بننے دیں گے۔ ٹی وی پر قبضہ کر کے کوئی بھی اعلان کر سکتا ہے یا براڈ کاسٹنگ پر قبضہ کر کے بغاوت بھی کی جا سکتی ہے۔ اس لئے ان حالات میں یہ ملکی مفاد میں نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جناب میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب چیئرمین، وزیر محترم نے جو لمبی چوڑی تقریر کی ہے۔

~ مزدور کی عظمت کو ترازو میں نہ تولو
مزدور تو ہر دور میں انمول رہا ہے

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ مزدور کی برکت ہے کہ اتنی بہترین بلڈنگ میں آپ بیٹھے ہیں۔ جہاں تک اختلافات کا تعلق ہے تو یہ بشریت کا تقاضا ہے۔ واقعی یہ اختلافات ہو سکتے ہیں۔ لیکن اختلافات اتنے نہیں ہیں۔ جہاں تک ان کے اعلانات کا تعلق ہے تو وزیروں میں آپس میں کتنے اختلافات ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ صوبہ سرحد کی کابینہ کو ختم کر دیا گیا۔

جناب چیئرمین : اس کا کوئی تعلق اس سوال سے نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں سوال یہ کر رہا ہوں کہ یہ حکومت کی ناکامی ہے وہ اتنے ناکام ہو چکے ہیں کہ کہتے ہیں کہ ٹیلی ویژن پر مزدور حکمرانی کا اعلان کر دیں گے۔ ایسا نہیں ہے یہ بات اصل میں یہ ہے جس طرح سٹیل مل میں، مزدور ہیں، ہماری فیڈریشن ہے باقاعدہ وہ کام کر رہی ہے۔ ریلوے میں ہم سی بی اے ہیں۔ ہر مزدور یونین کو حق پہنچتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ آپ اس کو پائمال کر دیں۔ یہ حقیقت سے تعلق نہیں رکھتا۔

جناب چیئرمین: شکریہ! دونوں طرف سے سوال وجواب ہو گئے۔ میرے خیال میں

That should be the end of the matter.

کوئسچن ! اس purpose کے لئے نہیں ہوتے۔

مولانا کوثر نیازی: جب وزیروں کو یونین بنانے کی اجازت نہیں دی تو ٹی وی والوں کو کیسے دے سکتے ہیں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: ضمنی سوال جناب۔

جناب چیئرمین: جی فرمایئے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب چیئرمین! کافی سوالات کے جوابات دیتا رہا ہوں۔ آج میں بھی ایک سوال پوچھنا چاہوں گا۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ سابق صوبہ سرحد کی کابینہ میں وزراء نے ایک یونین بنائی تھی؟

Mr. Chairman: It has nothing to do with the question, I am sorry, the question does not arise.

جناب سلیم سیف اللہ خان: اگر وہاں یونین بن سکتی ہے ......

Mr. Chairman: The question does not arise. Next question Shaikh Ejaz Ahmad.

ESTABLISHMENT OF D.O.P. UNIT

*151. ***Shaikh Ejaz Ahmad** (Put by Syed Abbas Shah): Will the Minister for Industries be pleased to state whether it is a fact that government has restricted the establishment of a Dioctyle phthalate (D.O.P.) plant using intermediate chemicals as raw-material. If so, the reasons therefor, especially when an economically viable unit of D.O.P. based on basic chemicals would cost more than Rs. 300 million?

Ch. Shujat Hussain: A proposal regarding manufacture of D.O.P. based on imported raw materials was submitted to the government by Messrs Mian Nazir Chemicals. It was considered in the CIPC meeting. Since the project based on imported intermediate

does not contribute to the addition of value and to foreign exchange savings, it was returned to the sponsors advising that the project may be revised using local manufacture of phthalic anhydride in their project instead of imported raw material *i.e.* phthalic anhydride.

سید عباس شاہ: ضمنی سوال جناب؟

جناب چیئرمین: سید عباس شاہ صاحب۔

سید عباس شاہ: جناب آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ ان بیسک کیمیکلز سے جو پراجیکٹ بن رہا ہے وہ تیس کروڑ کا ہے۔

If there is no entrepreneur, of course, of capability of raising a plant of 30 crores.

تو کیا آپ intermediary chemicals پر ان کو allow نہیں کرینگے۔

کیونکہ انہوں نے یہ ثابت بھی کیا ہے کہ There is value added and it is adding to the economy of the country. کیا اسکو دوبارہ review کیا جائے گا

under this condition if they are adding to......

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! ان پلانٹس میں فرق یہ ہے، جس کی منظوری دی گئی ہے اس میں imported liabilities کم ہیں۔ چہ جائیکہ جو دوسرا پلانٹ ہے جس کی نشاندہی معزز سینیٹر کر رہے ہیں۔ اسمیں imported liabilities پندرہ کروڑ ہیں۔ اور اس میں چھ کروڑ بنتی تھی اس لئے اس کو بھی کہا گیا کہ آپ اسی کیمیکل سے بنائیں انہوں نے کہا کہ یہ basic chemicals کا جو طریقہ کار ہے اسی سے اگر یہ تیار ہو تاکہ وہ جو درمیانہ کیمیکلز ہے جس سے یہ پلانٹ بنانا چاہتے تھے جن کو منظوری نہیں دی گئی ان کو بھی یہی کہا گیا ہے کہ آپ دوبارہ اس کو بنا کر ہمارے پاس لائیں تو دوبارہ اس پر غور کیا جائے گا۔

Mr. Chairman: I think the answer was quite clear that the project was based on imported intermediate product which do not contribute to the addition of value and to foreign exchange savings. **Now, if these two purposes are not achieved what is the use of setting up the factory.**

سید عباس شاہ:۔ انٹرمیڈیٹ میں بھی یہ فارن ایکسچینج سیونگ ہوسکتی ہے When you import ?

Mr. Chairman: It is a question of argument. What the Ministry is replying and what the Minister is replying is that there was no value added and there was no saving in foreign exchange and it is on that basis that they have taken a decision.

Syed Abbas Shah: Thank you Sir.

Mr. Chairman: Next question Shaikh Ejaz Ahmad on his behalf.

POLYESTER YARN MAKING PLANTS

152. ***Shaikh Ejaz Ahmad (Put by Syed Abbas Shah): Will the Minister for Industries be pleased to state whether it is a fact that government is refusing permission for the setting of polyester yarn making plants, based on polyester chips and insists on setting up plants based on basic, chemicals ; if so, the reasons therefor?

Ch. Shujat Hussain: Yes. The polyester yarn manufacturing using chips is less economical as compared to the manufacture through the basic chemicals. The government, therefore, have decided not to sanction the establishment of polyester yarn industries based on imported chips since March, 1984.

سید عباس شاہ:۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ بیسک کیمیکلز سے تیار ہوتے والے کتنے پلانٹ ہیں پاکستان میں، اور chips سے تیار ہونے والے کتنے پلانٹ ہیں؟

جناب چیئرمین:۔ جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین:۔ جناب والا! اس وقت تک دس پلانٹ ہمارے ملک میں کام کر رہے ہیں۔ لیکن علیحدہ علیحدہ اس لئے نہیں کئے جا سکتے کہ ان میں سے چار پلانٹ اس طرح کے ہیں کہ جنہوں نے پہلے polyester chips پر منظوری لی اس کے بعد انہوں نے اس میں expansion کی، انہوں نے کہا کہ ہم بیسک کیمیکلز

بنائیں گے۔ اس طرح چار پلانٹ اس طرح کے ہیں جو دونوں طریقے سے کام کر رہے ہیں باقی چھ کے بھی اسی طرح کے کچھ معاملات ہیں۔ بعض نے اپلائی کیا ہوا ہے کہ ہمیں polyester chips کی بجائے بیسک کیمیکلز پر بھی ایکسٹینشن دی جائے۔

سید عباس شاہ:۔ جناب! Plant Polyester امپورٹ کیا جا رہا ہے اور اس کی almost **value** دوسو کروڑ ہے۔

جناب چیئرمین:۔ جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین:۔ جناب والا! وہی پلانٹ جن کو ۸۴ء سے پہلے اجازت دے چکے ہیں ان کے لئے ظاہر ہے کہ ابھی تک امپورٹ کیا جا رہا ہے۔

Mr. Chairman: So, this brings us to the end of the questions.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the answer to question No. 243 (c) about the Federal Service Tribunal, I think the question was Sir,the total number of appeals pending before the tribunal indicating the year of registration of these appeals. Sir, this table gives the year of registration *i.e.* one appeal is pending of the year 1974, that is,the appeal was registered in 1974 is still pending. then one appeal of the year 1976 which is still pending and in 1986 the cases registered and still pending are 892.

Mr. Chairman: At any rate the totals do not tally, kindly recheck them.

Mr. Wasim Sajjad: Yes Sir, I will recheck them.

Mr. Chairman: Thank you.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Point of order, Sir.

Mr. Chairman: Janab Saeed Qadir Sahib.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Mr. Chairman. Sir, the Rules of Produre and conduct of Business in the Senate to introduce soon after the Senate Session was commenced,it is now more than a month, I

think, it is time that these are brought up for discussion. I, therefore, propose that this matter be taken up immediately during this week for consideration of the Senate.

Mr. Chairman: Well, the Rules have been laid on the Table of the House. They are property of the House and either the honourable Minister or any other member particularly those who are members of the committee, who assisted me in the revision of those rules, they can move a formal motion which will then be brought on the Orders of the Day.

Lt. Genl. (Retd.) Saeed Qadir: Can I move, Sir?

Mr. Chairman: So, kinkly move a formal motion.

Lt. Genl. (Retd.) Saeed Qadir: Right Thank you.

جناب چیئرمین :۔ مولانا صاحب، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ کہنا چاہتے تھے ۔

مولانا کوثر نیازی :۔ میں نے دو ماہ قبل آپ کی خدمت میں ایک سوال بھیجا تھا جس میں، میں نے یہ پوچھا تھا کہ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۵ء تک، صدر مملکت کے ساتھ حج اور عمرہ کرنے والوں کے نام کیا ہیں اور ان پر کتنا خرچ آیا ہے۔ یہ سوال آپ نے از راہ کرم kill نہیں کیا مگر دو تین دفعہ یہ آیا بھی اور ڈیفر ہوتا رہا۔ کیا آپ از راہ کرم متعلقہ محکموں پر یہ زور دیں گے کہ کم از کم اس سیشن میں اس کا جواب آجائے۔

جناب چیئرمین :۔ میں تو ضرور کوشش کرتا ہوں مگر وجہ کیا ہے، کوئی اس کا جواب دے سکتا ہے۔

Does anybody know about this from the government side ?

میرے خیال میں، وزیر متعلقہ موجود نہیں ہیں۔ یا پھر محمد علی خان صاحب، آپ اس کا نوٹس لے لیں۔

جناب محمد علی خان :۔ بہتر جناب۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین :۔ اچھا، اب رخصت کی درخواستیں ہیں۔

جناب شاد محمد خان صاحب اپنی مصروفیات کی بنا پر ۵ فروری ۱۹۸۷ء کو ایوان میں شرکت

[Mr. Chairman]

نہیں کر سکے۔ اس کے لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت کی درخواست منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب فضل آغا صاحب اپنی مصروفیات کی بنا پر یکم فروری تا ۵ فروری ۱۹۸۷ء اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت کی درخواست منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب چوہدری رحیم داد صاحب نے ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایوان سے ۹ فروری کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی درخواست منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد اسلام شیخ صاحب اپنی گھریلو مصروفیات کی بنا پر ایوان میں ۱۴ جنوری تا ۳۱ جنوری شرکت نہ کر سکے، ایوان سے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ضروری مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۵ تا ۱۰ فروری بھی رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت کی درخواست منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد ابراہیم بلوچ صاحب، وزیر خوراک اطلاع دیتے ہیں کہ وہ طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

PRIVILEGE MOTION

جناب چیئرمین: تحریک استحقاق نمبر ۲۹، جناب محمد طارق چوہدری صاحب،

(i) *RE* : FAILURE TO TAKE THE HOUSE INTO CONFIDENCE REGARDING BILATERAL AGREEMENT BETWEEN INDIA AND PAKISTAN ON DE-ESCALATION OF TENSION ON THE BORDERS.

جناب محمد طارق چوہدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ، جناب چیئرمین! میں حال ہی میں وقوع پذیر خاص اہمیت کے حامل مسئلہ کو جو سینیٹ کی دخل اندازی کا متقاضی ہے، زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ پاک بھارت سرحدی کشیدگی کے سلسلے میں پاکستان اور بھارت کے خارجہ سیکرٹریوں کے مابین کئے گئے معاہدہ کے بارے میں اخبارات میں خبریں شائع ہو رہی ہیں لیکن نہ تو اس معاہدہ کی مکمل تفصیلات بیان کی گئی ہیں اور نہ ہی اس ایوان کو اس کے مندرجات اور حقائق سے آگاہ کرتے ہوئے اعتماد میں لیا گیا ہے۔ جبکہ آئین کی رو سے حکومت پابند ہے کہ وہ تمام ملکی امور میں بالعموم اور قومی سلامتی سے متعلق بالخصوص ایوان کو اعتماد میں لے مگر حکومت کی جانب سے اس وقت تک کوئی ایسا اقدام نہیں کیا گیا جس کی بنا پر ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: وقت بچانے کے لئے میں آپ کی خدمت میں عرض کردوں کہ آج کا جو ایجنڈا ہے اس میں پہلا جو آئیٹم ہے وہ یہ ہے کہ

Miniutes of the Agreements between the two Foreign Secretaries

اس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس طرح موشن infructous ہو جاتا ہے۔

Apart from the fact whether it was admissbile otherwise or not.

جناب محمد طارق چوہدری: ٹھیک ہے جناب، میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ! اگلی تحریک استحقاق سید عباس شاہ کے نام پر ہے۔

(ii) *RE*: THE 'JANG' MINI-ASSEMBLY MEETING HELD ON 9-2-87

Syed Abbas Shah: Sir, I raise the question that the privilege of Parliament has been breached by the daily 'Jang' by staging a proposed show of a "Mini Assembly" on the 9th February, 1987, at Lahore. Now they have postponed it to 13th February. Through this show the management of the daily 'Jang' is clearly trying to ridicule the status of the National Assembly which is a part of Parliament and the Chair of the Speaker. The management of daily 'Jang' publicly insults the members of the Parliament presenting them as stage actors in their proposed "Mini Assembly".

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Muhammad Ali Khan: Yes, Sir.

جناب چیئرمین : تھوڑی بہت تشریح اگر آپ کرنا چاہتے ہیں تو کریں ۔

سید عباس شاہ : پریولج کے بریچ ہونے کے متعلق قاعدہ ۵۹ میں جو مذکور ہے اس کے مطابق

This matter concerns a specific matter.

The question relates to a specific matter ;

The matter requires the intervention of the Senate.

پارلیمنٹ ، اسمبلی کے ممبرز کو invite کیا گیا ہے ۔

which is a part of the Parliament and the intervention of the Senate is necessary to see to it.

جیسے اسمبلی انہوں نے propose کی ہے

This is just like putting the members like actors

کراچی آج یہ تماشا لاہور میں ہوگا اور کل یہ آئے گا کہ ہم اسمبلی ممبرز کو لے جا رہے ہیں کراچی میں ایک تماشا ہے ، وہاں پر بھی تماشا کیا جائے گا ۔

The Parliament which means the Senate and the National Assembly, is the highest forum of the country and if they are taking these Houses in this way in the public places. It is just an insult to the Assembly.

جناب والا ! اگر 'جنگ' اخبار کو دیکھا جائے تو

It is always full of its advertisements.

یعنی اس میں سے نہیں ، حکومت کی سرپرستی سے آج وہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ آج وہ اسمبلی کے ممبران کی بے عزتی کے لئے تیار ہو گیا ہے ۔

They are putting a Speaker in the Chair.

جس کی بجائے وہ سیمینار کال کر سکتے تھے ۔

There was forum. They could call that forum.

اس میں دو یا تین ممبر بات کر سکتے تھے ۔

If they needed something or some information. But staging an Assembly is almost in a way forming another I would say, forming another government.

اور ممبرز بھی

They are inviting members in these assemblies who are very much elected by the public and their role is only in the Assembly when they are acting like Assembly members. So, they should not be treated like stage actors and it is really very ridiculous idea which they are putting up and they are advertising daily.

کراچی شو ہو رہا ہے اسمبلی کے ممبران کا، آپ لوگ آئیں اور اس میں شریک ہوں ۔

This is really a thing which requires the intervention of the Senate.

Mr. Chairman: Janab Kazi Sahib.

Kazi Abdul Majid Abid: With all the deference that I have for the honourable Senator who has moved this privilege motion. I humbly submit that if the members of the Parliament whether of the Senate or the National Assembly themselves voluntarily accept invitations to go for stage show or whatever it is, (It is not actually a stage show that they are organizing under the 'Jang' forum. It is something of the kind of debate or a gathering), Sir, I do not understand how it causes breach of privilege of the honourable members of this august House?

'Jang' is an independent paper and the policy of this government and it is the demand of the honourable members over here as well as in the National Assembly and outside the assembly to give freedom to Press. The public representatives want the freedom of speech, freedom of writing. Now, how could we possibly put any restrictions on an independent newspaper. If it were some paper connected with the NPT, it could be understood that it is our paper and we exercise some control over it but on this newspaper this government has certainly no control at all and it is merely giving them advertisements. It also, Sir, serves double purpose. We give

[Kazi Abdul Majid Abid]

advertisements. The government patronizes newspapers. Advertisements are given only or the basis of their circulation as we need maximum publicity for these advertisements. Advertisements are based on A, B, C, certificate which certifies the circulation of a newspaper. We are not obliging them actually. But even if it is presumed that we are patronizing them this does not cause any breach of the privilege of this august House. This is my humble submission and I urge that the privilege motion should be ruled out of order.

Mr. Chairman: There are two aspects of this issue. One is the holding of the so-called Mini-Assembly by 'Jang' newspaper. Now according to that word which has been filed with the motion. it says, 'Jang Mini Assembly'

پاکستان کی قومی اسمبلی میں چاروں صوبوں سے تعلق رکھنے والے متعدد ارکان شرکت کریں گے۔ قومی اسمبلی کی ایک "معروف ترین شخصیت" "منی اسمبلی" میں "سپیکر" کے فرائض انجام دے گی شمولیت کرنے والے ارکان آج کے "اہم ترین اور سنگین ترین" مسئلہ پر اظہار خیال کریں گے بعد میں "کھلی بحث" ہوگی اور "وقفہ سوالات" میں دیگر حاضرین اور سامعین بھی چیئرمین کی اجازت سے فاضل مقررین سے سوال کریں گے۔ تاریخ ۹ فروری وقت ۳۰-۲ بجے، وغیرہ

Now it raises two questions. One holding of "assemblies" and "parliaments" I remember as a student it used to be a regular extra curricular activity in all educational institutions. Now at that time I don't remember that any assembly or any parliament raised the question of breach of their privilege by the colleges holding such parliaments and I think they were a true replica of what much later in my life I saw was being done in parliaments or in assemblies. The second is that mock trials are held. I think you must have seen them even on the TV today in which judicial system of the country is criticised even ridiculed but I have yet to see any court taking cognizance of such thing as a contempt of court or as a breach of their privilege. Now this is one aspect. We have to be a little more tolerant as I have been saying in these matters.

The second is and in this connection I will draw attention of the House to the ruling which I gave only a few days back in some other connection. I think this was on the 2nd of February, I tried to explain what is meant by term parliamentary privilege and there I had said

parliamentary privilege has been defined as the sum of the particular rights enjoyed by each House, of parliament collectively and by members of each House individually without which it is thought that it would not be possible for either House to maintain its freedom, independence of action or the authority and dignity of its position or for members to effectively discharge the function entrusted to them. The point, and this is what I had stressed to be noted here, is that the privilege belong to each House individually, and each House exercises its own privilege independently of the other. Each House is also the guardian of its own privileges and is the sole authority to adjudge and censure any infringement of these privileges.

Now, in what I have read out from the advertisement, there is not a single reference to the Senate as such and I am sure the National Assembly is a competent powerful forum to safeguard of its own interest if it so wishes. And if anybody feels genuinely that there has been a breach of privilege by the newspaper, I think that body should be the National Assembly and we have no right to encroach up on their privileges or to judge for them whether this is a breach of privilege or not. It has not in any way affected the functioning of the Senate.

So, the motion will have to be ruled out on this account.

Next Hussain Bakhsh Bangulzai Sahib.

(iii) *RE* : REMARKS GIVEN BY THE LEADERS OF UNITED SHARIAH FRONT IN A PUBLIC MEETING AFFECTS THE WORKING OF THE MEMBERS OF THE HOUSE

میر حسین بخش بنگلزئی: میں اس واضح اور فوری نوعیت کے حامل مسئلے پر تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں، روزنامہ "جنگ" لاہور مورخہ ۷ فروری ۱۹۸۷ء میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق پشاور میں متحدہ شریعت محاذ کے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے اس کے رہنماؤں نے کہا "اگر شریعت بل منظور نہ ہوا تو نہ صدارت رہے گی، نہ وزارت عظمیٰ، بل کی مخالفت کرنے والے منافق ہیں اور پارلیمنٹ کے اندر اور باہر منافقانہ پالیسی اختیار کی گئی ہے"۔

متحدہ شریعت محاذ کے رہنماؤں کے ان ریمارکس سے جو انتہائی توہین آمیز ہیں اور پارلیمنٹ اور

[Mir Hussain Bukhsh Bangulzai]

اس ایوان کے استحقاق کو بری طرح مجروح کرتے ہیں اور اس سے بحیثیت رکن سینیٹ میرا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے، لہذا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

Mr. Chairman: It is being opposed?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, it is a very awkward position to be in, because this is a matter which also concerns an honourable colleague who is sitting in the House. But after the honourable gentleman has made a statement I would also respond to the law on that point

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، جناب وضاحت کریں۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب چیئرمین! جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے یہ رول ۵۹ کے تمام لوازمات کو پورا کرتا ہے، ۶ تاریخ کو جلسہ عام ہوا ہے، سات تاریخ کے "جنگ" اخبار میں یہ خبر پہلے صفحہ پر شہ سرخی سے چھپی ہے اور یہ ۸ تاریخ کو میری نظروں سے گزری ہے اور اسی وقت میں نے اس کا نوٹس سینیٹ سیکرٹریٹ کو دیا ہے، جہاں تک اس خبر کی شہ سرخی اور اس کی تفصیلات کا تعلق ہے جو کہ ریکارڈ پر موجود ہیں، میں اس سلسلے میں اس کی وضاحت ان الفاظ کے ساتھ کرنا چاہوں گا کہ اس شہ سرخی کے اندر دو باتیں واضح طور پر موجود ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بیان موجودہ حکومت کے لئے ایک چیلنج اور threat ہے، حکومت کے لیے challenge اور threat اس انداز میں ہے کہ صدارت اور وزارت عظمیٰ کی بات اس میں کہی گئی ہے، صدارت کا جہاں تک تعلق ہے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس ملک کا صدر ملک کے اندر واضح ریفرنڈم کے ذریعے، عوام کے ووٹوں سے پانچ سال کے لئے صدر منتخب ہوا ہے، اور اس . . . .

جناب چیئرمین: میں آپ کی تقریر میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا لیکن اتنا عرض کروں گا کہ حکومت اور جہاں تک اس ہاؤس کا استحقاق ہے یہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ سیاسی حکومتیں ہوتی ہی اس لئے ہیں کہ ان پر نکتہ چینی کی جائے سب دنیا جہاں کی گالیاں یعنی this is one of the hazards of political life کہ وہ باتیں آپ نے سنی ہیں۔ ہم admissibility پڑھیں۔ اب آپ یہ ثابت کریں کہ اس

سے اس ایوان کا کس طریقے سے directly یا indirectly استحقاق مجروح ہوا ہے۔

میر حسین بخش بنگلزئی :۔ جناب! میں اس پر آ رہا ہوں، جناب والا! اس وقت شریعت بل اپنی خواندگی کے لئے اس معزز ایوان میں پیش ہے، کوئی بھی بل جب ایوان کے اندر پیش ہو تو اس ایوان کے معزز اراکین کو یہ آئینی اختیار حاصل ہے کہ اس بل کی وہ مخالفت میں بولیں، موافقت میں بولیں یا تزمیمانہ انداز میں بولیں، یہ ان کا آئینی حق ہے اگر کوئی بھی ممبر اس ایوان کے اندر اس بل کی مخالفت میں انتہائی ایمانداری، دیانت اور اپنے ضمیر کے مطابق اظہار خیال کرتا ہے اور اس اظہار خیال کے بعد اس کے ان الفاظ کو لے کر جلسہ عام کے اندر اس کو منافق کہا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ یقیناً اس باعزت ایوان کے باعزت رکن کے لیے ہتک آمیز ہے اس سے اس ایوان کے ہر رکن کا وقار مجروح ہوتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے جناب کہ انہوں نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کے اندر، جہاں تک پارلیمنٹ کا تعلق ہے چونکہ سینٹ پارلیمنٹ کا اپر ہاؤس ہے اور اپر ہاؤس کی حیثیت سے سینٹ کے اوپر یہ الزام لگانا کہ سینٹ نے منافقانہ رویہ اس بل کے سلسلے میں اختیار کر لیا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں اور یہ حقیقت بھی ہے کہ یہ سینٹ کے اس اعزاز کے اور اس کے اس آزادانہ اظہار خیال کے بالکل منافی ہے، لہذا سینٹ کو بحیثیت ہاؤس کے اور سینیٹرز کو بحیثیت ممبرز کے جلسہ عام میں یہ کہہ دینا کہ وہ منافقانہ رویہ اختیار کر چکے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ہتک آمیز ہے اور اس سے سینٹ اور سینٹ کے اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میں التماس کروں گا کہ اس ہاؤس کے اس اعزاز کا دفاع کرنے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ اس تحریک استحقاق کا نوٹس لیا جائے اور اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے، شکریہ!

جناب چیئرمین :۔ بحث صرف ایڈمسبلٹی پر ہو رہی ہے اور اگر آپ اپنی معروضات کو مختصر رکھیں تو بہتر ہوگا۔ شکریہ!

قاضی عبداللطیف :۔ ان کی تحریک استحقاق کے متعلق ہے؟ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔

میر حسین بخش بنگلزئی :۔ جی ہاں، میں اس کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین :۔ بعد میں آپ کریں۔ جی فرمائیے قاضی صاحب۔

قاضی عبداللطیف :۔ مجھے بولنے دیجئے۔ یہ اخبار کے خلاف ہے یا متحدہ شریعت محاذ کے خلاف ہے۔ یا متحدہ شریعت محاذ کے بعض خاص افراد کے خلاف ہے یہ اس میں کوئی وضاحت نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں کسی کا نام تک نہیں لیا گیا کہ یہ منافقانہ چال کس نے کی ہے۔ اس کی مثال تو یوں ہے۔ لوگ ایک جنازہ لیے جا رہے تھے اور رونے والے اس کے ساتھ رو رہے تھے۔ کہ ہائے تم ایسے گھر جا رہے ہو جہاں کھانا نہیں ہے۔ جہاں پینا نہیں ہے۔ جہاں بچھونا نہیں ہے۔ جہاں چارپائی نہیں ہے تو ایک میراثی اس کے ساتھ جا رہا تھا اس نے پوچھا بابا! کیا اسے ہمارے گھر لے جا رہے ہو۔ لوگوں نے کہا اے بدبخت انسان اسے تو قبرستان لے جا رہے ہیں اس نے کہا کہ نشانیاں تو سب وہی ہیں جو ہمارے گھر کی ہیں نہ چٹائی ہے نہ چارپائی ہے نہ کھانا ہے نہ پینا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ اگر کسی نے یہ کہہ دیا ہے کہ جو مخالفت کرتے ہیں اس بل کی تو وہ منافقانہ چال چل رہے ہیں تو اس کو کوئی شخص اپنی طرف منسوب کرتا ہے تو میرے خیال میں وہ اپنے ہی انداز کے لحاظ سے سوچتا ہے۔ اس کے اندر یہ تو نہیں کہا گیا کہ فلاں منافق ہے یا فلاں شخص نے منافقت کی ہے۔ اگر یہ کہا گیا ہے کہ ملک کے اندر یہ ہو رہا ہے اور یہ منافقانہ چال چلی جا رہی ہے۔۔۔۔

Mir Hussain Bakhsh Bangulazi: Excuse me Sir.

جناب چیئرمین :۔ آپ کو بھی وقت مل جائے گا۔ پہلے آپ سن لیں۔ جی قاضی صاحب فرمائیے۔

قاضی عبداللطیف :۔ مجھے بولنے دیجئے۔ آپ بولیں پھر میں بھی عرض کروں گا۔ تو گزارش یہ ہے جناب والا! کہ ملک کے اندر جس طریقے سے ہم نے کہا ہے کہ چالیس سال سے یہ رویہ اختیار کیا جا رہا ہے ہم اس کو کیا نام دیں۔ بنگلزئی صاحب، ہمیں اس کا نام بتا دیں کہ اس کے مطابق ہم نے اس کو کیا نام دینا ہے۔ ۴۰ سال سے دستور میں تو یہ لکھا گیا ہے کہ قرآن وسنت ہو گا اور قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون نہیں ہو گا اور جو قانون بنے ہوئے ہیں ان کو بھی قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائے گا۔ لیکن آج تک ہم نے اس کا نمونہ دیکھا تو نہیں ہے۔ اب اگر وہ فریاد کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے ہمارے ساتھ اور ملک کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ تو انہوں نے ایک حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ کہ عام طور سے یہ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے اس میں کسی کے استحقاق کے مجروح ہونے کا کون سا سوال پیدا ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین :۔ شکریہ! جناب سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق :۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ ایوان اور یہ پارلیمنٹ کوئی نامزد ادارے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں اور عوام کو الیکشن کے وقت ایک سلوگن دیا گیا تھا کہ ہم جاتے ہی یہاں اسلامی نظام کے بارے میں عملی اقدامات کریں گے اور اسے نافذ کریں گے۔ اسی طرح ان ایوانوں کی بنیاد کے پس منظر میں ریفرنڈم ہے اور ریفرنڈم میں بھی لازمی طور پر یہ کہا گیا تھا کہ اگر ہمیں موقع دیا گیا تو ہم اسلام کی خدمت کریں گے تو اگر عوام نے کسی ادارے کو منتخب کیا ہو تو عوام کا حق ہے کہ اس ادارے کو اپنے اصل فرائض کی طرف متوجہ کرائے۔ مطالبات کی شکل میں، جلسے جلوسوں کی شکل میں اور ریفرنڈم کی وجہ سے صدر کو اور اس الیکشن کی وجہ سے وزیراعظم اور اس ایوان کو تھریٹ بھی دے سکتے ہیں کیونکہ اس کا سارا پس منظر ہی اسلامی نظام اور اسلامی قوانین کا نفاذ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ایوان کا استحقاق مجروح نہیں ہوا بلکہ ایوان کو اصل فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے جیسے انسان شاگرد یا بچے کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہے کبھی ایسا نہ کیا تو ایسا کروں گا۔ یہاں بھی یہ کہا گیا ہے کہ اگر آپ لوگوں نے اسلام نافذ نہ کیا تو آپ منافق ہوں گے۔ تو اس کے بعد اگر نافذ نہ کیا تو پھر کیا ہوں گے آپ ہمیں بتا دیں۔

Mr. Chairman: Would you like to explain the legal side.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the basic lesson.......

قاضی عبداللطیف :۔ پوائنٹ آف آرڈر، میں محترم وزیر صاحب سے اتنی گزارش کروں گا اگر وہ اردو میں اظہار فرمائیں تو ہم زیادہ استفادہ کر سکیں گے۔ آپ کی بڑی عنایت ہوگی۔ آپ اس ملک کے رہنے والے ہیں۔

جناب چیئرمین :۔ ہر ایک کی اپنی مشکلات ہوتی ہیں۔

جناب وسیم سجاد :۔ موضوع اہم ہے اور اس میں چونکہ کچھ قانونی حوالہ جات ہوں گے لہذا میں استدعا کروں گا کہ آج مہربانی کر کے قاضی صاحب وہ ایئر فون لگا لیں تو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

مولانا سمیع الحق :۔ آج ہم مان لیتے ہیں لیکن اس کے بعد اردو میں تقریر کیا کریں۔

جناب چیئرمین :۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب وسیم سجاد :- میں جناب اردو میں تقریر کرنے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ مولانا سمیع الحق انگریزی میں تقریر کریں۔

So, Sir, I was with great respect submitting that the basic lesson which democracy teaches us is tolerance–tolernace of the other prson's point of view and it is this basic lesson which engenders unity, which strengthens institutions of democracy and which makes us all participants in the same process.

Now, in parliamentary democracy there is a basic principle that if there is any act, any statement which hinders or impedes a member of parliament in the performance of his functions then that act does amount to a breach of privilege. That is a basic principle. In this news item there is no direct reference as such but there is reference to the Prime Minister who is the Leader of the House, there is a reference to people who have opposed the Shariat Bill and I may say with respect that certain members of this House have out of conscience, out of conviction, out of their understanding of the provisions of Islam and the process of Islamization have opposed this present Shariat Bill. They have not opposed Shariat. We are all agreed on Shariat. We are all Muslims. We are committed to Islam. This government is committed to Islam but there is an honest difference of opinion between certain members of this House as to how this objective is to be achieved. There is a certain section, certain honourable members and although some members may differ with them, we have the highest respect for them—they are 'Aalims', we have great respect for them, we have deep respect for them and I think the members on the other side whoever they might be, they have an honest difference of opinion on this point.

مولانا سمیع الحق :- پوائنٹ آف آرڈر، یہ جو کچھ فرما رہے ہیں یہ ایڈمسبلٹی کے متعلق فرما رہے ہیں۔ استحقاق کے متعلق تو ضرورت ہی نہیں ہے۔ ایڈمسبلٹی سے میرا خیال ہے اس کا تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین :- وہ میرا فرض ہے کہ میں جج کروں کہ ایڈمسبلٹی ہے یا نہیں ہے۔ جو ایڈمسبلٹی سے باہر بات کریں گے تو میں انہیں خود روکوں گا۔ جناب۔

Mr. Wasim Sajjad: I was submitting your honour that the members on this side of the House who have opposed this Bill, understand fully that the honourable gentlemen who have proposed this Bill, who are supporting this Bill or people outside, they are doing it out of their convinction but the members on this side are also doing it out of their conviction. Therefore, to attack any member on the ground that you are a منافق if you are opposing this Bill or that there will be no وزارتِ عظمیٰ left in this country if you oppose this Bill, Sir, does *prima-facie* amount to interference in the performance of functions of the members. On this, Sir, I would like to draw your attention to an earlier motion of a similar nature. Mr. Javed Jabbar who is present here in this House today, had moved a motion against a statement of a similar nature by Prof. Mahmud Azam Farooqi or Maulana Mahmud Azam Farooqi in which he had said that any Assembly member who opposed the Shariat Bill will not be allowed to return to his home and he should be 'gheraod' etc. That motion was admitted and referred to the Privileges Committee. So that is the principle that I was trying to explain to you, Sir, that if you come to this conclusion and that is entirely your judgement and I do not want to make any comment on that because they are all my honourable colleagues and as I said it is a difficult position to be in, but the principle is that if you Sir, come to the conclusion that this statement was made deliberately and it has the effect of impeding a member of this House or a person who can speak and participate in the proceedings of the House in the performance of his functions or that it amounts to a threat or intimidation, then *prima-facie* Sir, this would be a breach of privilege. Thank you Sir.

جناب چیئرمین :۔ آپ اور کچھ اگر فرمانا چاہتے ہیں تو آپ وہ کہیں ۔

میر حسین بخش بنگلزئی :۔ جناب! جہاں تک اس بل کی ایڈمسبلٹی کا تعلق ہے اس سلسلے میں وزیر قانون صاحب نے جس انداز میں بات کی ہے مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے لیکن اس کے علاوہ دونوں مولانا میرے انتہائی محترم ہیں اب اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص اس بل کی مخالفت نہ کرے اور کرے تو اگر اس کو منافق نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے ۔ اس کے لئے بھی انہوں نے مجھے question کیا ہے ۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سوال ہی بنیادی طور پر غلط ہے ۔ سوال یہ ہے کہ ایک شخص کو آئینی طور پر مکمل خود اختیاری حاصل ہے کہ پارلیمنٹ کے اندر کسی بھی معاملے میں اپنے خیالات کا اظہار کرے لیکن پارلیمنٹ سے

[Mir Hussain Bukhsh Bangalzai]

باہر کسی کو بھی اس بات کا آئینی حق اور اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو اس کے خیالات کی وجہ سے منافق کہے، اس کو میں اپنے لئے نہیں لے رہا ہوں جیسا کہ محترم قاضی صاحب نے فرمایا، اس بل پہ پورے ہاؤس نے بحث میں حصہ لیا ہے۔ یہ ہاؤس چونکہ اس وقت سیشن میں ہے اس لئے اگر سیشن میں نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ باہر سے ہاؤس کے ممبرز کو منافق کہہ کر پھر ان پر یہ دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ ایک particular Bill کو جو دو پرائیویٹ ممبرز کی طرف سے پیش کیا گیا ہے من وعن اور کسی بھی طریقے سے اس کو پاس کریں otherwise they are *Munafiqs* اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بریچ آف پریولج ہے سر، شکریہ۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں یہ موشن کچھ mis understanding اور کچھ غلط مفروضے پہ based ہے۔ جتنے اخبارات کے حوالے دیئے گئے ہیں اور جو ہمارے پاس بھی پہنچے ہیں ان کو میں نے سٹڈی کیا ہے۔ پہلا مفروضہ یہ ہے کہ منافق کا لفظ کس context میں استعمال کیا گیا ہے۔ وہ سینٹ کے متعلق یا سینٹ کے ممبران کے متعلق کیا گیا ہے یا حکومت کے متعلق کہا گیا ہے اور جیسے میں نے پہلے عرض کیا میں سینٹ کے حقوق، سینٹ کے ممبران کے حقوق اور حکومت کے اپنے حقوق میں فرق محسوس کرتا ہوں۔ حکومت بالکل الگ چیز ہے سینٹ سے اور سینٹ کے استحقاق سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ پولیٹیکل گورنمنٹس تمام دنیا میں جہاں پر freedom of speech ہے freedom of expression ہے criticise کی جاتی ہیں۔ اب منافق میرے خیال میں سب سے کم ترین لفظ ہے جو ان کے ہاں استعمال کیا جاتا ہے criticism نرم لفظ ہے وہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اب میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں جو آپ کا مفروضہ ہے وہ کس sense میں غلط ہے۔ نائب صدر اول مفتی محمد نعیمی نے کہا کہ اگر مرکزی حکومت (نہ سینٹ کا نہ اسمبلی کا کسی کا یہاں پہ ذکر نہیں ہے) شریعت کے نفاذ میں تاخیری حربوں سے کام لے رہی ہے تو صوبائی اسمبلی شریعت کے نفاذ کا یہ اہم کارنامہ سرانجام دے سکے گی۔ سینیٹر قاضی عبداللطیف نے کہا کہ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ پارلیمنٹ کے اندر اور باہر منافقانہ پالیسی اختیار کی ہوئی ہے۔ پارلیمنٹ کے اندر اور پارلیمنٹ کے باہر، یعنی سینٹ کے ممبران کا تو کوئی تعلق نہیں ہے پارلیمنٹ

کے اندر بھی کہ اگر آپ اس کے اندر بھی گرائمر کو دیکھیں، منافقانہ پالیسی اختیار کی ہوئی ہے وہ سینٹ کو ریفرنس نہیں ہے۔ ریفرنس اسی حکومت کو ہے جس کا پہلے مفتی محمد نعیمی نے۔۔۔۔۔۔۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب بل تو سینٹ کے زیر بحث ہے۔

جناب چیئرمین: جہاں تک اس کا تعلق ہے اس کا بھی میں ذکر کرتا ہوں آپ کو اسی سینٹ نے اجازت دی کہ یہ بل پیش کیا جائے۔ اور اسی پر اب بھی بحث ہو رہی ہے۔ اسی ہاؤس نے اس کو بحث کے لئے منظور کیا ہے۔ اس بحث میں وہ ممبران جن کے خلاف آپ کو شکایت ہے وہ بھی حصہ لے رہے ہیں باقاعدہ طور پر۔ تو یہ جو منافقانہ کا criticism تھا میں جہاں تک اس کا سیاق و سباق سمجھ سکا ہوں وہ صرف حکومت کے متعلق ہے حکومت کے رویے کے متعلق ہے اس کے اندر اور باہر کے الفاظ کا اس میں فرق ہے۔ تو اس سے اس سینٹ کا استحقاق جس کی وضاحت محترم وزیر انصاف نے کی کہ استحقاق کیسے مجروح ہوگا وہ اسی صورت میں مجروح ہوگا جیسے میرے خیال میں پچھلے دو تین دنوں میں، میں یہی کہتا رہا ہوں کہ اس کا یعنی سینٹ کا فنکشن۔۔۔۔۔

If this meeting has not directly or indirectly impeded the House in the performance of its function or has in any way brought it into odium, contempt or ridicule by lowering its authority, it can not be a breach of privilege.

ڈیموکریسی میں جیسے محترم وزیر انصاف صاحب نے فرمایا یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ Bills کو criticise کیا جاتا ہے یہ جو کتابیں پڑی ہیں ان میں یہاں تک مثالیں دی گئی ہیں کہ پارلیمنٹ کے باہر demonstrations ہوئے ہیں اور ان کو کہا گیا ہے کہ ایک بل کو یا تو بدل لو یا اس کو ترمیم کرو یا اس کو reject کرو اسی کے متعلق اور وہ بھی نہ کسی نے ایڈجرنمنٹ موشن move کی ہے۔ پریویلج موشن تو گجا۔ انہی کتابوں میں ان کے حوالے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یہاں پر ہماری بحث کس چیز پہ ہے جیسے محترم وزیر نے پہلے فرمایا میرے خیال میں کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو یہ کہے گا کہ میں شریعت کی مخالفت کرتا ہوں۔ جہاں تک مخالفت کا سوال ہے وہ اس بل کے متعلق ہے وہ بھی اس اصول سے نہیں یا اس کا جو فائنل آبجیکٹو ہے

اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ اختلاف یہ ہے کہ کس فارم میں لایا جائے۔ یعنی جہاں

modalities and methods of introduction of Sharia in the country, تک

اسی پر بحث ہے اور اس پر اگر کوئی پبلک میٹنگ ہولڈ کرتا ہے اور پولیٹیکل لیڈر اپنے

views express کرتا ہے تو اس میں کوئی infringement

نہیں ہوتی جہاں تک سینیٹ کا تعلق ہے جہاں تک سینیٹ کے

ممبران کا تعلق ہے تو میرے خیال میں یہ استحقاق اس sense میں نہیں بنتا۔

جیسے آپ نے اس کا اظہار کیا۔

ایک اور بات جو پرانی روایات یہ conventions یا practices

یا دیگر parliaments میں ہوتی ہیں اس کے متعلق عرض کرتا ہوں۔

In order to constitute a breach of privilege, criticism of a member must concern his character or conduct in his capacity as a member of the House and must be based on matters arising in actual transaction of the business of the House.

ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ دوسری بات یہ کہ

> Reflection upon members otherwise in their capacity as members does not, therefore, involve any breach of privilege or contempt of the House. Similarly, اور اس سے بھی زیادہ جو اہم ہے وہ یہ کہ speeches or writings containing vague charges against members or criticising their parliamentary conduct in a strong language particularly in the heat of public controversy.

وہ جو کہتے ہیں ناں کہ جوشِ خطابت میں بہہ گئے تو مولانا سمیع الحق صاحب کو یہاں پہ کئی دفعہ خود روکا ہے کہ آپ جوشِ خطابت میں بہے چلے جاتے ہیں۔ تو اس سے کسی کا پریولیج بریچ نہیں ہوتا۔

So, conduct containing vague charges against members or criticism of their parliamentary conduct in a strong language particularly in the heat of public controversy without imputing any *malafide* are not treated as contempt or breach of privilege. It is also considered inconsistent, (یہ بھی آپ ذہن میں رکھیں) inconsistent with the dignity of the House to take any serious notice or action in case of every

defamatory statement which may even technically constitutes a breach of privilege. References made and views expressed by political leaders in public rally organized by the United Sharia Front, judged in this light, do not amount to a breach of privilege. The motion is ruled out.

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب کل مولانا سمیع الحق صاحب تو ایوان میں نہیں آئے تو بل کو ڈھیل کون دے رہا ہے جناب ؟

جناب چیئرمین : جب یہ پھر آئے گا تو آپ ان سے پوچھ لیں کل وہ بیمار تھے ۔

میجر جنرل ریٹائرڈ شیریں دل خان نیازی : جناب مولانا صاحب نے ابھی ایوان میں ہمیں کہا کہ ہم منافق ہیں ۔ اور ہم کیا کہہ سکتے ہیں ۔ ابھی ہاؤس میں کہا ۔

جناب چیئرمین : جی کیا کہا ؟ میں نہیں سمجھا ۔

میجر جنرل ریٹائرڈ شیریں دل خان نیازی : مولانا سمیع الحق صاحب نے ابھی کہا کہ اس کو ہم اور کیا کہیں منافق نہ کہیں ، ہاؤس کے اندر ۔

جناب چیئرمین : جو شریعت کو oppose کرے ۔

مولانا سمیع الحق : میں نے یہ کہا تھا کہ جو شریعت کو نہ مانے اور بل کو مسترد کر دے اس کے بعد دیکھا جائے گا ۔

Mr. Chairman: This is purely a technical question, I don't think it forms any breach of privilege.

مولانا سمیع الحق : ہم جنرل صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ اس وقت تک یہ الفاظ pendings ہیں جب تک فیصلہ نہیں ہو جاتا ۔

میجر جنرل ریٹائرڈ شیریں دل خان نیازی : ۔ میری مرضی سے میں جو کہوں ۔ You have no right to give a reply.

مولانا سمیع الحق : میری جو مرضی ہے میں وہ کہوں گا آپ قوم کو اپنی مرضی کہیں ۔ باقی قوم فیصلہ کریگی ۔

جناب چیئرمین : ۔ دونوں کو اجازت ہے کہ جو کچھ ایوان سے باہر کہنا چاہتے ہیں وہ کہیں ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین : جناب میر داد خیل صاحب ۔

Adjournment motion on the statement of Khan Abdul Wali Khan.

(i) *RE*: STATEMENT OF ABDUL WALI KHAN REGARDING AWACS

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۸۶ء کو روزنامہ 'مشرق' کوئٹہ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ پاکستان کو اواکس طیارے ملے تو روس اور بھارت سخت ناراض ہو جائیں گے۔ عبدالولی خان نے کہا کہ افغانستان کے مسئلے کا واحد حل یہ ہے کہ پاکستان کابل حکام سے براہ راست مذاکرات کرے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کے ساتھ ملنے والی پاکستان کی شمالی اور مغربی سرحدوں پر فضائی دفاع کے لئے اگر امریکہ پاکستان کو اواکس طیارے فراہم کرے تو اس پر بھارت اور روس سخت اعتراض کریں گے اور پاکستان پہلے سے بھی زیادہ اس مسئلے میں الجھ جائے گا۔ یہ باتیں عبدالولی خان نے بی بی سی (ایسٹرن سروس) کو ایک انٹرویو میں بتائی ہیں۔ لہذا اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ پر ایوان غور کرے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed ?

Mr. Wasim Sajjad: Yes, Sir.

جناب چیئرمین: جی میرداد صاحب مزید وضاحت فرمانا چاہیں تو فرمایئے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب چیئرمین! جس طرح خان صاحب موصوف نے ہمیشہ سے یہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے کہ ہمارا ملک بھارت کا طفیلی ملک بن کر رہے۔ اواکس طیاروں کا حصول ہماری دفاعی ضرورت ہے جبکہ بھارت کی دفاعی قوت کا اپنے ساتھ موازنہ کیا جائے تو معلوم یہ ہوگا کہ ہمیں اپنی دفاعی ضروریات کو کس قدر مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت پاکستان اور بھارت کی فوجی قوت کا موازنہ یہ ہے کہ بھارت کے پاس مسلح افراد گیارہ لاکھ تئیس ہزار ہیں......

جناب چیئرمین: موضوع زیر بحث کیا ہونا چاہیئے۔ یعنی جس کے لئے آپ التوا چاہتے ہیں اس ہاؤس کا۔ آپ عبدالولی خان صاحب کا بیان کہہ رہے ہیں یا اس کے ساتھ پاکستان اور ہندوستان کی دفاعی طاقتوں کا تقابل۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اس کے بیان پر ہے۔

جناب چیئرمین: پھر آپ یہ بتائیں کہ وہ بیان تحریک التوا کے لئے کیسے admissible ہو جاتا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : اس ہیں، میں یہ بھی کہوں گا کہ شمال مغربی سرحدیں ہوں یا جنوب مشرقی سرحدیں ہوں۔ یہ انتہائی حساس پوائنٹس ہیں اور نجانے کس وقت کیا صورت پیش آجائے۔ جیسا کہ حالیہ صورت حال کا سامنا ہے۔ لہذا میں اس معزز ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ اس قسم کے بیانات دینے والوں کا پوری پوری سنجیدگی سے نوٹس لیا جائے اور ایسے لوگوں کو متنبہ کیا جائے اور ان پر اس طرح کی پابندی عائد کی جائے کہ وہ اس ملک کی سلامتی تحفظ اور بقا کے لئے کام کریں نہ کہ وہ ہمیشہ اس سے روگردان ہوں اور اس کے لئے وہ ہمیشہ باغیانہ انداز اختیار کریں نہ کہ اس ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کے مترادف کوئی کام کریں اور نہ کہ وہ عوام میں مایوسی پھیلانے کے لئے اثر انداز ہوں۔ اس طرح میں یہ کہوں گا۔

میں نہ مانوں کہ لب بام نہیں ہے کوئی
میں جو روتا ہوں تو ہنسنے کی صدا آتی ہے

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I oppose this adjournment motion on the ground that it does not relate to a matter or an issue of urgent public importance which means it is hit by Rule 71 (a) of the Rules of Procedure of this House. It is a statement by a public leader and if we start accepting adjournment motions simply because a public leader has made a statement which is his view, his perception to a particular situation, that will not be an occasion to adjourn the House and discuss that matter.

I would also say that we might disagree with the statements of public leaders but these are public leaders and they make their statements and it is for the public to judge what weight, what credits they give to such statement. Secondly, it is also hit by 71(b) because it does not relate to one definite issue ; on the first instance, it refers to the statement and says that :—

عبدالولی خان نے کہا ہے کہ پاکستان کو اواکس طیارے ملے تو روس اور بھارت ناراض ہو جائیں گے۔

The mover talks, Sir, about

کابل کے ساتھ براہ راست مذاکرات۔

[Mr. Wasim Sajjad]
and, at the end, he does not indicate what matter he wants to discuss in the House as a result of this adjournment motion. So, it is also hit by that, Sir. It does not refer to any definite matter.

Thirdly, Sir, it is also hit by 71(f) — It shall relate to a matter which is primarily the concern of the government. Now, here if he has made a statement it does not concern the government. It is his statement. As far as the government is concerned, Sir, on these matters the policy of the government has been made clear on various occasions. As regards the question of AWACS the question is that at the moment.......

Mr. Chairman: That issue has noting to do with it.

Mr. Wasim Sajjad: And for these reasons, I would say that the adjournment motion does not qualify for admission under the various rules and as I have specifically quoted Rule 71.

Mr. Chairman: I agree with the honourable Minister for Justice. The Constitution of the country under its Article 19 — guarantees all its citizens the freedom of speech, the freedom of expression subject, of course, to any reasonable restrictions imposed by law. I think, there has been no allegation that some law has been infringed as far as the statement is concerned. Otherwise these are the personal views of a political leader expressed in an interview to a foreign agency and statements of political leaders expressing their personal or party views on national issue of this type cannot be a subject for adjournment motions. The motion is ruled out.

Next Shaikh Ejaz Ahmed. Is he on leave? In that case it will have to be dropped, I think. Maulana Kausar Niazi Sahib. No. 33.

(ii) *RE* : INFILTRATION OF TERRORISTS BELONGING TO 'PARCHAM' AND 'KHALQ' PARTIES OF AFGHANISTAN

مولانا کوثر نیازی :۔ روزنامہ "سٹار" کراچی نے نیشنل پریس ٹرسٹ کے ایک اخبار کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ پانچ ہزار افغان دہشت پسند تخریبی سرگرمیوں کے لئے کراچی میں داخل ہو گئے ہیں اور کراچی اور حیدر آباد میں ہونے والے حالیہ فسادات بھی درحقیقت انہی کے پیدا کردہ ہیں۔ یہ دہشت پسند باقاعدہ تربیت یافتہ ہیں اور کلاشنکوف رائفل سے بھی زیادہ ترقی یافتہ "پلپا شان" اور کالا کوز سے مسلح ہیں ان لوگوں نے رشوت کے ذریعے نیشنل آئیڈنٹیٹی کارڈ بھی حاصل کر لئے ہیں بلکہ بعض کے ہاں تو پاکستانی پاسپورٹ ہیں اور اب یہ کراچی میں باقاعدہ پراپرٹی کے مالک ہیں۔ یہ صورت حال تشویشناک ہے۔ لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس پر باقاعدہ بحث کی جائے۔

Mr. Chairman: Is it oposed?

Mr. Wasim Sajjad: Yes, Sir.

جناب چیئرمین :۔ جی جناب مولانا صاحب، کیا اور کچھ وضاحت فرمائیں گے ؟

مولانا کوثر نیازی :۔ جناب والا ! این پی ٹی حکومت کا ایک نیم سرکاری ادارہ ہے اور اس کے اخبار میں یہ اطلاع چھپنا ظاہر ہے کہ معتبر اور مستند ہے۔ لیکن اس کے باوجود کہ اس اخبار نے یہ اطلاع دی کہ پانچ ہزار افغان دہشت پسند کراچی کے اندر داخل ہو گئے ہیں اور انہی کی وجہ سے کراچی اور حیدر آباد میں ہونے والے فسادات ہوئے ہیں اس کے باوجود حکومت نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے بعد پھر کچھ دنوں کے اندر دوبارہ فسادات کی لہر اٹھی اور اب تک کراچی اس سے محفوظ نہیں۔ یہ باتیں بار بار اس ایوان میں آ چکی ہیں کہ افغان مہاجرین کے اندر بہت سے ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو کسی دہشت پسند سرگرمی میں ملوث ہو سکتے ہیں اور وہ مسلح بھی ہیں نیشنل آئیڈنٹیٹی کارڈز بھی انہوں نے حاصل کئے ہیں۔ لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ ضرورت ہے کہ سارے افغان مسئلے کا از سر نو جائزہ لیا جائے۔ اس پالیسی کو دیکھا جائے۔ مہاجرین کے ضمن میں بھی precautionary measures لئے جائیں تا کہ ملک میں امن و امان کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اخبارات کی ان واضح اطلاعات سے غفلت برت کر حکومت نے ایک

[Maulana Kausar Niazi]

قومی اہمیت کے مسئلے سے اغماض کیا ہے۔ اس لیے یہ غفلت اس قابل ہے کہ اس ایوان میں اسے زیر بحث لایا جائے۔

جناب چیئرمین: ۔ جناب وسیم سجاد صاحب ۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I firstly oppose this motion on the ground that it is hit by 71(a) as it does not raise an issue of urgent public importance. The reason for that is Sir, that if five thousand people as alleged have come into Karachi, obviously, they have not come overnight. This is a process in which they must have come and therefore, it is not a matter for which the House should be adjourned to discuss this question. Secondly, Sir, the reports in newspapers per say do not give a justification for basing an adjournment motion on it unles it can be vouched that the facts have been correctly stated. Now, here it is said that five thousand people have come in. We have no means to verify this. In fact, the only method by which we could do so is to write to the Home Secretary of Sind who has informed us by his telex message dated the 22nd of December 1986 that considerable number of Afghan refugees are in Karachi. However there are no means to determine as to how many Afghan refugees who have come to Sind are subversive elements. It is also not possible to verify. Our information is that they are not involved in the disturbances which have taken place in Karachi. Moreover, Sir, an enquiry is being conducted into the Karachi matter and the Hyderabad matter by a judge of the High Court and this question is *subjudice* before a Judge of the High Court and therefore, cannot be discussed by way of an adjournment motion.

I would also say Sir, that this adjournment motion raises two or three issues. One was the question of Afghan refugees being in Karachi, the second was the question of issue of identity cards and obtaining of identity cards by illegal means. Now on that Sir, the Ministry has written to the Director of the Immigration and Passports and the Director General of Registration to intimate to us the preventive measures adopted by them to guard against the issuance of identity cards because somebody is using illegal means and obtaining these identity cards to which they are not entitled. The only method by which you could check is to tighten our procedures and to make sure that this is not done and if Maulana Sahib can pin point some definite persons who have done it, it will be easier for us to take action. Also Sir, the

Sind Government has intimated to us that no case of purchase of property by Afghan refugees has been brought to the notice of the provincial government. Again Sir, I would request Maulana Sahib that if he has any information on this question he should intimate to us but these grounds on which he has based his adjournment motion do not qualify the motion to be admitted for discussion under Rule 71.

جناب چیئرمین :۔ جناب مولانا صاحب!

مولانا کوثر نیازی :۔ آپ ارشاد فرمائیں ۔

Mr. Chairman: I agree with the Justice Minister that the motion raises more than one issue. The issues are also not of immediate occurrence or a single occurrence of urgent public importance. **If** they are correct, they have happened over a period of time which makes it a continuing affair and then the matter in one sense is also *subjudice*. An enquiry into the aftermath of the Karachi incidents is being held by a Judge of the High Court. So, from that point of view it becomes *subjudice* and for these reasons the motion will have to ruled out of order.

Next one, Professor Khurshid Ahmad. If he is on leave then it will have to be postponed. I think.

Next Maulana Kausar Niazi and Mauhammad Ishaq Baluch on the increase of domestic air fares by PIA

قاضی عبداللطیف :۔ جناب، کورم نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین :۔ اچھا ٹھیک ہے، کچھ ممبران آ رہے ہیں ۔

Mr. Muahmmad Ali Khan: Sir, they have gone to the cafeteria and they will come back.

جناب چیئرمین :۔ گھنٹی بجائی جائے ۔ اس اثنا میں وہ آ جائیں گے ۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین :۔ میرے خیال میں کورم پورا ہو گیا ہے ۔ مولانا کوثر نیازی صاحب اپنی تحریک پیش کریں ۔

(iii) *RE* : INCREASE OF DOMESTIC AIR FARES BY P.I.A.

مولانا کوثر نیازی: - حکومت نے پی آئی اے کی تجویز پر اندرون ملک اس کے کرایوں میں اضافے کی منظوری دے دی ہے۔ اس فیصلے کے نتیجے میں کارگو کے کرائے دس سے پندرہ فی صد اور اکانومی اور فرسٹ کلاس کے کرائے علی الترتیب ۱۰ فیصد اور چالیس فی صد بڑھ جائیں گے۔ اس صورت حال کی وجہ سے ملک کا سفید پوش طبقہ سخت پریشان ہے کیونکہ اس طرح پی آئی اے کے ذریعے سفر اس کے لئے سخت مشکل ہو جائیگا۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس مسئلے کو زیر بحث لایا جائے

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Wasim Sajjad: Opposed Sir.

Mr. Chairman: Maulana Kausar Niazi Sahib.

مولانا کوثر نیازی: - جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا جب پی آئی اے نے حکومت سے یہ اجازت چاہی تھی کہ کرایوں میں اضافے کی اسے منظوری دی جائے اور خبر اخباروں میں بھی چھپی تھی تو میں نے اس وقت ایک تحریک التوا اس ہاؤس میں پیش کی تھی جسے آپ نے بکمال مہربانی اس بنیاد پر مسترد کر دیا تھا کہ چونکہ ابھی پی آئی اے نے تجویز پیش کی ہے اور اس پر عمل نہیں ہوا، اور کرائے نہیں بڑھے اس لئے یہ تحریک التوا کا موضوع نہیں بن سکتی۔ لیکن اب پی آئی اے کے کرائے بڑھ چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی اس رولنگ کے تحت یہ تحریک بالکل mature ہے اور یہ fitness of things میں ہوگا کہ اسے زیر بحث لایا جائے اور اس کے تحت پی آئی اے کے اور بھی بہت سارے معاملات زیر بحث آ جائینگے اور یہ جو ہمیں ہر دفعہ پی آئی اے میں سفر کرتے وقت یہ سننا پڑتا ہے کہ بہت شکریہ کہ آپ نے پی آئی اے سے سفر کیا، جبکہ ہمیں اور کوئی آپشن ہی نہیں ہے تو کم از کم یہ سارے پہلو بھی سامنے آ جائیں گے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ public importance کا مسئلہ ہے اور بالکل recent occurrence ہے اور اس کے اندر حکومت کا concern شامل ہے اور یہ تمام جتنی شرائط ہیں تحریک التوا کی، ان کو یہ پورا کرتی ہے۔ اس لئے میں آپ سے ملتجی ہوں کہ آپ اسے

ایوان میں بحث کے لئے منظور کریں۔

جناب چیئرمین: ۔ ایک اور موشن بھی اسی سبجیکٹ پر جناب اسحاق بلوچ صاحب کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں، بہرحال اس کے متعلق جو بھی فیصلہ کیا جائے گا وہی اس پر اپلائی کیا جائے گا۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the motion is opposed firstly on the ground that it is hit by rule 71(a) which requires that it shall raise an issue of urgent public importance. Now, this news-item appeared in the 'Nawa-i-Waqat' dated 16th of November 1986 and the head line was :

"حکومت نے پی آئی اے کے کرایوں میں اضافے کی منظوری دے دی"۔

and Maulana Sahib moved this motion on the 25th of November 1986, in any case it is late by nine days and that being so it loses its urgency and therefore it is hit by this rule. Secondly Sir, the rise in the air fares, in the cargo fares is a continuous process. It is the result of a review which is undertaken on commercial considerations and if the government and the PIA organization come to the conclusion that further continuing with the present fares is going to result in large losses then decisions are made and the fares are raised. Now, in the present case Sir, the reasons for the increase in the PIA domestic fares were based on the following grounds :

1. That since the last increase in domestic air fares in June 1982, the fuel prices have increased four times firstly in July 1982 @/8.6%, secondly in January 1983 8.2%, thirdly in June 1984 @/5% and lastly in May 1985 @/10%. These thus mean a cumulative increase of 35.3% in the fuel prices as compared to that prevailing in January 1982. Due to increase in oil prices there is an additional impact of rupees..........

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! فاضل وزیر کیس کے میرٹ پر جا رہے ہیں جب یہ تحریک ایڈمٹ ہو جائے تو اس وقت یہ حقائق بیان فرمائیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اس وقت یہ ایڈمسبلٹی تک اپنی بحث کو محدود رکھیں۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I thought that by giving the correct facts Maulana Sahib would be satisfied but if he wishes I can oppose it only on technical grounds. So firstly Sir, it is not a mater of recent

[Mr. Wasim Sajjad]

occurrence, it is a continuous process. The price reviews are always being made and as I said Sir, **secondly** it is not one definite issue. Price increase is a continuous process. Several factors have to be considered when deciding whether increase should be granted or not in these factors are price increases, whether you are gaining on certain routes or losing on certain routes. What is the cumulative effect? On the domestic routes PIA loses money and on the international routes it makes some money but the cumulative effect we have to see. And as far as domestic routes are concerned as I said because of this impact of increase in oil prices which is about 244 million the dicision was made to increase the air fares and the cargo fares and therefore, for these reasons Sir, this adjournment motion may kindly be ruled out.

Mr. Chairman: I think one question which he has posed is that this was one particular incident on a particular day. He is not talking of the continuous rise in prices over a period of time but the latest price rise, he is making that as the subject of discussion, and for that actually if there are, I mean why should that not be discussed, I think you have to address about it..........

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the question is that the increase in prices takes place, as I said, because of commercial considerations and these considerations can be many as I indicated, oil prices went up. Losing certain routes, we are subsidising certain routes specially Northern Areas and as a result of all this the increase is made. So, it is not a matter which requires the adjournment of the House. There is nothing urgent about it. It is not a matter which requires the adjournment of the House to discuss this question.

جناب چیئرمین :۔ مولانا کوثر نیازی صاحب

مولانا کوثر نیازی :۔ جناب والا ! آپ اس پر کوئی فیصلہ صادر فرمادیں Technicalities جو ہیں ان میں تو کوئی جان نہیں ہے، اس لئے کہ انہوں نے جس اخبار کا حوالہ دیا ہے ممکن ہے اس میں لیٹ خبر چھپی ہو لیکن جس دن یہ خبر چھپی ہے، میں نے اس سے اگلے دن یہ موشن دے دیئے ہیں اور میرے جو منسلکہ تراشے ہیں ان سے یہ بات ثابت ہوجائے گی ۔

THE SERVICE TRIBUNALS (AMENDMENT) BILL, 1987

Mr. Wasim Sajjad: I move :

"That the Bill further to amend the Service Tribunals Act, 1973 [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 1987], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once".

Mr. Chairman: The motion moved is :

"That the Bill further to amend the Service Tribunals Act, 1973 [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 1987], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once".

Mr. Chairman: Is it opposed?

(Pause)

Mr. Chairman: If nobody is opposing it, then I will put the question directly. The question is :

"That the Bill further to amend the Service Tribunals Act, 1973 [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 1987], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once".

(Motion was adopted).

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I move :

"That the Bill further to amend the Service Tribunals Act, 1973 [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 1987], be passed".

Mr. Chairman: Well, this brings us to the second reading. I think the first thing to be settled is whether there are any amendments to this Bill or whether anybody wants to move amendments.

Mr. Javed Jabbar: Sir, at this point unfortunately Mr. Chairman, because it involves the passage of a Bill, I must draw your

[Mr. Javed Jabbar]

attention to the lack of quorum. It will not be appropriate to consider a Bill when there is no quorum.

Mr. Chairman: I thought quorum was there.

(The quorum bell was rung)

Mr. Chairman: The quorum is complete. Well, then we take up the clause by clause reading. We start with clause 2 of the Bill.

The question is :

'That in the Service Tribunals Act 1973, in sub-section (3), in clause (b) for the words 'not exceeding three' the words 'not less than three' shall be substituted".

Any amendment to it?

(Voices 'No')

Mr. Chairman: The question is :

"That clause 2 of the Bill as received from the Standing Committee to form part of the Bill".

(The motion was adopted)

We take up the Preamble, Short Title, and Clause 1 of the Bill.

Any amendment to it?

(Voices 'No')

Mr. Chairman: Then the question is :

"That Clause 1, Short Title, and Preamble to form part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Wasim Sajjad: I can produce it. Sir, it is dated 16th of November, 1986 and it says:

راولپنڈی ۱۵ نومبر معلوم ہوا ہے کہ پی آئی اے نے یکم دسمبر سے اپنی اندرون ملک پروازوں کے کرائے بڑھا دیے ہیں ......

مولانا کوثر نیازی: معلوم ہوا ہے وہ باقاعدہ اعلان نہیں ہے جناب والا! باقاعدہ اعلان جو ہے خبر کا، خبر کی حیثیت سے وہ بعد میں ہوا ہے۔

جناب وسیم سجاد: جناب اگر پہلی دسمبر لی جائے تو انہوں نے ۲۵ نومبر کو پوائنٹ آؤٹ کیا۔

مولانا کوثر نیازی: وہ بعد میں ہوا ہے، یہ معلوم ہوا ہے، اور بات ہے، یہ سرکاری اعلان نہیں ہے، اور دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ بالکل recent occurrence کا ہے اور یہ ساری شرائط پوری کرتا ہے اور آپ کو پھر میں آپ کی رولنگ یاد دلاؤں گا، جب میں نے واک آؤٹ بھی کیا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ ابھی یہ حکومت کے پاس گیا ہے، جب فیصلہ ہو جائے پھر دیکھا جائے گا، تو آگے آپ کی مرضی ہے جو آپ فیصلہ فرمانا چاہیں، فرمائیں۔

جناب چیئرمین: جہاں تک میری مرضی کا تعلق ہے، میری مرضی وہی ہوتی ہے جو کچھ rules permit کرتے ہیں اور یہاں تک تو میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ پی آئی اے کے معاملات کسی طریقے سے زیر بحث لائے جائیں یہ صرف commercial consideration کا مسئلہ نہیں ہے اس میں A large element of inefficiency can also be there. That can also be exposed and it can also be brought to light. The only question is whether it should be done by way of an adjournment motion because if we set up this precedent that this can be brought for discussion through the means of an adjournment motion then it does amount to interference with the internal affairs or the decisions of a corporation which has been set up for this very purpose to have that freedom of dicision making.

اس لئے اگر کوئی ایسا طریقہ ہو سکتا ہے۔

For example, if you would accept this as a resolution or as a motion under rule 187 for discussion purposes then we would agree to that because PIA's affairs, I think, the other day also in some other context Maulana Sahib has raised this point that is their profit and this is their expenditure. Over the years they have gone down in profit because of

[Mr. Chairman]

inefficiency and there are one or two other motions also of that type and I understand that this motion has been admitted for discussion in the National Assembly also, although a discussion has not taken place. I do not want to set up a wrong precedent. This is my worry but if this particular business of PIA can be brought under discussion I think under rule 187.............

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I think, then what we will do is that I will withdraw my technical objections and so let this be admitted and we can discuss it as an adjournment motion.

Mr. Chairman: As an adjournment motion! I would not personally like it. It can be discussed as a motion under rule 187.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, it can create certain more difficulties as a motion because then a substantive motion can also be moved on which there can be a voting. So I would prefer if it is discussed as an adjournment motion. I will withdraw my objections to it.

Mr. Chairman: Then we will discuss it as an adjournment motion.

مولانا کوثر نیازی : بے حد شکریہ جناب ! بڑی عنایت ۔

Mr. Chairman: So, a separate date will have to be fixed for this. That brings us to the end of the adjournment motion as well as to the other adjournment motions also on today's list.

Next item, Mr. Zain Noorani.

Mr. Muhammad Ali Khan: Unfortunately, the Minister Incharge is not present, nor do we have the minutes of the agreement.

Mr. Chairman: They have been circulated already. Anybody can move it.

Mr. Javed Jabbar: Not circulated.

Mr. Chairman: They have been circulated. Somebody has only to say that they are laid on the Table of the House.

PAPERS LAID—THE MINUTES OF THE AGREEMENT BETWEEN THE FOREIGN SECRETARIES OF PAKISTAN AND INDIA

Mr. Wasim Sajjad: Then I will just move it formally. Sir, I beg to lay a copy of the minutes of Agreement arrived at between the Foreign Secretary of Pakistan and the Secretary of Indian Ministry of External Affairs dated 4th February, 1987.

Mr. Chairman: A copy of the minutes of Agreement arrived at between the Foreign Secretary of Pakistan and the Secretary of Indian Ministry of External Affairs dated 4th February, 1987, is laid.

Next. Reports of the Standing Committees.

REPORTS PRESENTED—THE FRONTIER CORPS (AMENDMENT) BILL, 1987

Brig. (Retd.) Muhammad Hayat: Sir, with your permission I present the report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Frontier Corps Ordinance, 1959. [The Frontier Corps (Amendment) Bill, 1987].

Mr. Chairman: The Report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Frontier Corps Ordinance, 1959 [The Frontier Corps (Amendment) Bill, 1987], stands presented.

Next. Mr. Zulfiqar Ali Chishti.

THE UNANI, AYURVEDIC AND HOMOEOPATHIC PRACTITIONERS (AMENDMENT) BILL, 1987

Mr. Zulfiqar Ali Chishti: Sir, I present the report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Unani, Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners Act, 1965 [The Unani, Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners (Amendment) Bill, 1987.]

Mr. Chairman: The report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Unani, Ayurvedic and Homoeopathic

[Mr. Chairman]

Practitioners Act, 1965. [The Unani Ayurvedic and Homoeopathic **Practitioners (Amendment) Bill, 1987], stands presented.**

I have just received a copy of a motion proposed to be moved by Lt. Genl. (Retd.) Saeed Qadir regarding the draft rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1986. Yes please.

THE DRAFT RULES OF PROCEDURE AND CONDUCT OF BUSINESS

Lt. Genl. (Retd.) Saeed Qadir: Sir, I move that the draft Rules of Procedure and Conduct of Business as presented to the Senate on 6th January, 1987 be taken into consideration immediately.

Mr. Chairman: The motion moved is :

That the draft Rules of Procedure and Conduct of Business as presented to the Senate on 6th January, 1987 be taken into consideration immediately.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I want to move an amendment. I move that the date for the consideration of the draft rules may be fixed by the Chairman.

Mr. Chairman: The amendment moved is that the Draft Rules should be taken up for consideration on a date to be fixed by the Chairman, of course, in consultation with the House.

Lt. Genl. (Retd.) Saeed Qadir: We accept.

Mr. Chairman: Then the question is :

"That the Draft Rules of Procedure and Conduct of Business as presented to the Senate be taken into consideration on such date as may be fixed by the Chairman in consultation with the House".

(The motion was adopted).

Mr. Chairman: So we will fix a date for it separately. Now we come to the Legislative Business.

Mr. Chairman: Clause 1, Short Title and Preamble form part of the Bill.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the Service Tribunals Act, 1973 [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 1987], be passed".

Mr. Chairman: The question before the House is :

"That the Bill further to amend the Service Tribunals Act, 1973 [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 1987], be passed".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The Bill is passed unanimously.

Next.

THE EX-GOVERNMENT SERVANTS (EMPLOYMENT WITH FOREIGN GOVERNMENTS) (PROHIBITION) (AMENDMENT) BILL, 1987

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the *Ex*-Government Servants (Employment with Foreign Governments) (Prohibition) Act, 1966. [The *Ex*-Government Servants (Employment with Foreign Governments) (Prohibition) (Amendment) Bill, 1987] as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once".

Mr. Chairman: The question before the House is :

"That the Bill further to amend the *Ex*-Government Servants (Employment with Foreign Governments)

[Mr. Chairman]

(Prohibition) Act, 1966. [The *Ex*-Government Servants (Employment with Foreign Governments) (Prohibition) (Amendment) Bill, 1987] as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once".

Is it being opposed?

Mr. Chairman: I have no right to interfere in this but I think the drafting could have been better and if the Bill is postponed for consideration to some other day. I can suggest to you what should be done.

Mr. Wasim Sajjad: Fine Sir.

Mr. Chairman: So, I think, let us not rush it in a hurry and if you want my views on it, I will explain it straightaway.

Mr. Wasim Sajjad: Yes Sir.

Mr. Chairman: Because then the Bill would require changes in the preamble itself, although it has been passed by the Standing Committee and I have every regard for it.

Now, the title of the Bill is ; *Ex*-Government Servants, we are incorporating in the definition of the *Ex*-Government Servants, *Ex*-Corporate Employees also without changing the nomenclature of the Bill. It still deals with *Ex*-Government Servants. Then we are introducing a new section, while all this could have been very easily done by including *Ex*-Corporate Employees in the definition of the *Ex*-Government Servants themselves. It just required the introduction of just one phrase without changing either the numbering or anythingelse in the Bill.

So, I would suggest to you privately, if this is acepable to you then I think you might move them in the House itself.

Mr. Wasim Sajjad: Yes Sir, but this suggestion is hardly private, the whole nation is hearing it.

Mr. Chairman: So, I just wanted to bring to your notice and to the notice of the House that I don't know whether I have the right really to interfere in this.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, you have the right and I would say, I am grateful to you for suggesting this and we will incorporate this in the Bill.

Mr. Chairman: Then let me tell you also, how it can be done. Have you got the copy of the original Bill before you?

Mr. Wasim Sajjad: No, Sir, I don't have the original.

Mr. Chairman: Well, I have got the original one, where it says;

> "That *Ex*-Government Servants means any person who was at any time appointed or emplyed as an officer or servant of the Central Governmentn or a Provincial Government and has ceased to be so appointed or employed".

Now the same definition is being repeated for the employees of corporations also. Now, what is required is that after the words Provincial Government, you simply include the words ;

> **"or of a corporation organizaiton, or enterprise or establishment set up owned or controlled by the Federal Gvoernment".**

And everything rest can stay in place without any need for changing either the definition of the nomenclature or the application or the re-numbering of the clauses.

Mr. Wasim Sajjad: Thank you Sir.

Mr. Chairman: Then we will take it up on some other day, at the next sitting rather.

Mr. Javed Jabbar: Point of order Sir.

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Javed Jabbar: It should be set down in the Orders of the Day.

Mr. Chairman: It would be set down in the Orders of the Day. This Bill again would come before you, there would be a motion but there may be a change in the wording of the Bill.

Mr. Javed Jabbar: That is okay Sir.

Mr. Chairman: Well, then this siting stands adjourned and we meet again on Thursday at 6.00 P.M. Thank you.

[The House adjourned to meet again at six of the clock in the evening on Thursday, February 12, 1987].

PCPPI-2331(87) Senate 4-10-88/300